از فضل خالق بیمانی وہ مضمون منشی کہ فیض بخش نسخہ

جناب فیض مآب فضیلت دستگاہ مولوی حکیم شیخ عبد العزیز صاحب دریابادی اسسٹنٹ پروفیسر زبان عربی و فارسی کیننگ کالج لکھنؤ نے حسب اجازت و ایماء فرمی قدر والا شان مسٹر جے ہوائٹ ایم اے صاحب پرنسپل کالج مذکور فارسی کورس فرسٹ ارٹ یونیورسٹی کلکتہ کے

شرح رقعات بیدل

شرح اردو نہایت تحقیق اور توضیح سے عام فہم عبارت مین تحریر فرما کر حق تصنیف اسکا محمد شفیع بہادر مالک مطبع انوار محمدی کو عطا فرمایا کوئی صاحب اسکے چھاپنے کا قصد نکرین نفع کی طمع مین نقصان نہ اوٹھائین جسقدر نسخے مطلوب ہون طلب فرمائین

بلکھنؤ منشی محمد شفیع بہادر مطبع انوار محمدی مطبع گردید

مقام انداز قصد۔ قیاس۔ اندازہ خط شعاع کو کنارہ عرض و عمق او بعین نہین ہوتا ہے
لکتا۔ لکھا ہوا نفس سوختن دم چڑھنا رنج و محنت کی کثرت سے۔

ترکیب (عجز مراتب حمد و ثنا) مبتدا (تسلیم) ثابت (بارگاہ صمدی کہ) بارگاہ صمد مرکب
اضافی موصول (ی) موصول (کہ) حرف صلہ (طاہرا) متعلق موجود یا ثابت خبر محذوف کا
اور رابطی ہے (در معرکہ آغاز بیانش) ظرف (از نقطہ) متعلق (سپر انداختن) مبتدا
(ہست) حرف رابطہ جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ہوا (و) حرف عطف (سخن ہا) متعلق
خبر محذوف (در جولانگاہ اندازہ حمدش) ظرف (از خط) متعلق (با نفس سوختہ بر نگشتن)
مبتدا یہ دونون جملی باعتبار حرف عطف کے صلہ ہوئی موصول صلہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف
مضاف الیہ ملکر خبر ہوا (ہست) حرف ربط محذوف مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

حاصل مراتب حمد و ثنا کا عجز ایسے بے نیاز کی بارگاہ سے کہ ظاہر ہے کہ جسکے شروع بیان مین
قلم ایک نقطے کے لکھنے سے عاجز ہو اور سخن ایسے کہ حمد کے قصد و اندازے مین خط و دم کشی سے
عاجز ہے یعنے خداوند تعالی کی حمد اور تعریف مین قلم اور سخن دونون بالکل عاجز و مجبور ہین
جو پیرایہ تحریر مین لا سکتا ہو نہ قالب تقریر مین بیان کر سکتا ہے۔ معرکہ۔ نقطہ۔ سپر۔ سخن
جولانگاہ۔ خط ... کا اجتماع خالی از رعایت و لطف نہین و نیاز تحائف صلوٰۃ نذر

نیایش گاہ ہے کی انجمن ساز وجود ہے جا بشمع افروزی حسن ملال کی پروانہ آئینہ داران حقیقت
اوست و چمن طراز ظہور ہے کی چنین دلی ہو کی نفس ہا انداز حیات دبیران حسرت و درود

الفاظ نیاز بالکسر حاجت و دعا تحائف جمع تحفہ صلوٰۃ بمعنی دعا۔ آمرزش چاہنا۔ نذر
بالفتح بیان پیمان بستن کسی چیز مباح کا کسی کے لیے واجب کر لینا۔ نیایش ہے اسکی بہ جہ
جناب بالفتح۔ درگاہ و آستانہ شاہ معشوق۔ گواہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انجمن
مجلس (انجمن ساز وجود) یعنی خداوند تعالی وجود حقیقی۔ مطلوب کا پانا شمع افروختن۔
موم۔ اصطلاح فقرا مین پرتو انوار الٰہی سے اشارہ ہے کہ عارف کے دل مین وارد ہو۔ لیکون ہیم

مشہور ہے (بشمع افروزی حسن کمال می پردازد) یعنی کمال حسن ظہور می آرد کمال بمعنی تمام
وتمام شدن۔ پرداختن کے کئی معنی ہیں۔ توجہ کرنا۔ باجا بجانا اور راگ گانا۔ فارغ ہونا
اٹھانا اور رفع کرنا۔ خالی کرنا آئینہ دار۔ ملازم وخادم وظاہر کنندہ شہود بالضم۔ حاضر
ہونے والے۔ گواہ۔ مقامات فقرا سے عبور کرکے مقام حضوری خاص میں حاضر ہونا۔
چمن طراز ظہور خالق عالم غنچہ راہوی نفس رسانیدن شگفتہ کردن غنچہ وزندہ نمودن
خمیازہ انگڑائی۔ اعضا کا کھنچنا بسبب کسل وماندگی کے۔ مرکب ہے (خم) اور (باز) بمعنی
کشادگی ہر دو دست خمیازہ پیرایان یعنی خواہشمندان وکسلمندان۔ حسرت بکسر بمعنی
فوت شدہ پر رنج کھانا اور سخت پشیمانی درود از اللہ تعالی بمعنی رحمت۔ از ملائکہ بمعنی
استغفار۔ از مومنان بمعنی دعا۔ از بہائم وطیور بمعنی تسبیح۔
ترکیب (دو نیاز تحائف صلوۃ) بترکیب اضافی مبتدا (نذر جناب شاہدی) بترکیب
اضافی موصوف (کہ) توصیفی (انجمن ساز وجود) فاعل (ہرجا) ظرف بمعنی شرط (بشمع
افروزی حسن کمال) متعلق (می پردازد) فعل یہ جملہ فعلیہ شرط ہے۔ (از آئینہ داران
پرتو شہوداو) متعلق ثابت یا موجود خبر محذوف کا (او) ضمیر محذوف راجع بطرف شمع
مبتدا یہ جملہ اسمیہ جزا ہے شرط کی شرط جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا (او) عاطفہ
(چمن طراز ظہور) فاعل (ہرجا) ظرف بمعنی شرط (غنچہ دلی) بیائی تنکیر مرکب اضافی مفعول
(راہوی نفس) متعلق (میرساند) فعل۔ یہ جملہ شرط ہوا (از خمیازہ پیرایان حسرت درود او) خبر اور
مبتدا اسکا (او) ضمیر ہو راجع طرف غنچہ دلی کے جو محذوف ہے یہ جملہ اسمیہ جزا ہے پس جملہ شرطیہ معطوف
معطوف علیہ معطوف سے ملکر صفت ہوئی موصوف صفت سے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
حاصل تحائف صلوۃ کے آرزو اور دعا ایسے شاہد کی درگاہ کے نذر ہیں کہ مخلوقات الٰہی کے
جملہ حسن کمال اوسیکے شہود اور ظہور کے آئینہ دار اور مظہر ہیں اور خالق عالم جس کسی
غنچہ دل کو شگفتہ کرتا ہے وہ جس کسی کو زندہ اور پیدا کرتا ہے وہ اوسیکی اور اسکے درود کی

حسرت رکھتا ہی اور خواہشمند ہی اما بعد بیدل مجبور کہ در محیط دلہای گوہر منزل مشت خاشاکش

غبار نشین ساحل فراموشی ست و محرومی کف بیدست و پا آوارہ گرد حلم بیرون جوشی باوجود

شکستہ دلی چون موج ہمہ تن زبان ثناست و بالکمال حیرت نگاہی چون حباب سراپا دست دعا

الفاظ بیدل مصنف کا تخلص ہی اور نام الکا مرزا عبدالقادر تھا مجبور بالفتح جبرا دور ماندہ (جبر) اسکا مادہ ہی محیط بالضم گھیرنے والا۔ چونکہ زمین کو سمندر گھیرے ہی اسلیے سمندر کو بھی محیط کہتے ہین منزل بفتح اول و کسر سوم مقام و جای فرود آمدن۔ مادہ اسکا (نزل) ہی مشت بالضم شئی قلیل سے کنایہ ہی۔ خاشاک کوڑا کرکٹ۔ گھاس پھونس کہ گرد مین آمیختہ ہون۔ غبار بالضم گرد (غبار نشین) کنایہ انکسار اور بیمقداری سے ہی۔ ساحل دریا کا کنارہ۔ محرومی بیای مصدری۔ بے نصیب بدبخت کف سرپوش۔ چھپن۔ میان دست و پا یعنی ہتھیلی۔ بیدست و پا۔ عاجز و مجبور آوارہ اسکے کئی معنی ہین پراگندہ و پریشان خراب و ویران ستم و ظلم براہ جو نعل سے سوراخ کرنے کیوقت گرتا ہی۔ موج لہر اور پانی کی حرکت۔ حیرت تعجب ایک حال پر رہجانا۔ نگاہی بیای مصدری حباب بلبلہ۔

ترکیب (اما بعد) ظرف (بیدل مجبور) بترکیب توصیفی موصوف (کہ) مبین صفت (در محیط دلہای گوہر منزل) ظرف (مشت خاشاکش) مبتدا (غبار نشین ساحل فراموشی) بترکیب اضافی معطوف علیہ (و) حرف عطف (آوارہ گرد حلم بیرون جوشی) بترکیب اضافی معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر صفت (محرومی کف بیدست و پا) متعلق صفت موصوف صفت سے ملکر مشبہ ہوا (چون) حرف تشبیہ (موج) مشبہ بہ۔ مشبہ اور مشبہ بہ ملکر مبتدا (ہمہ تن) تاکید ہی مشبہ کی (زبان ثناست) خبر مع حرف ربط (باوجود شکستہ دلی) متعلق۔ اسیطرح (چون) حرف تشبیہ (حباب) مشبہ بہ (سراپا) تاکید (دست دعا) خبر (بالکمال حیرت نگاہی) متعلق۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

حاصل مواصلات کی مایوسی اس نوحے کے ساتھ اور حسرت کا داغ اس ندامت کے ساتھ شعلہ افشانی کرتا ہی۔ نوحے سے مضمون شعر اول مراد ہی اور ندامت سے شعر ثانی کا مضمون

قطعہ
شبنمی از چشمۂ خورشید دور افتادہ را ✤ تا نفس دارد نظر بر شک باید دوختن ✤
شاخ از گلبن جدا هر جا مژہ وا میکند ✤ در نظر چیزی ندارد جز کف خاکستر دوختن ✤

الفاظ شبنمی یای توحیدی۔ نظر دوختن ٹکٹکی لگانا کسیکی طرف برابر دیکھتے رہنا۔ گلبن پھول کا درخت مژہ پلک۔

حاصل قطرۂ شبنم کو جو چشمۂ خورشید سے دور ہی جب تک کہ اوسکے دم مین دم ہی بصورت اشک رہنا چاہیے۔ جو شاخ کہ درخت سے جدا کی گئی ہو وہ جہان آنکھ کھولتی ہی اوسکی نظر مین سوای خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا۔ بیدل اپنا نوحہ و حال زار بیان کرتا ہی کہ مہاجرت محبوب مین تا مرگ مجھے رونا اور آتش فراق مین جلنا چاہیے جیسے کہ شبنم کا جبتک وجود ہی آنسو کی شکل بسبب فراق چشمۂ خورشید کی بنی رہتی ہی اور پھولدار درخت کی شاخ کا انجام خاکستر ہو جانے کے سوا اور کیا ہی عرض مطالب کہ ابتذال دیوان سوم وا

بمطالعۂ زمان مواصلت واگذاشت کدورت شبہای انتظار بطلوع صبح حضور رفع باد۔

الفاظ ابتذال بالکسر صرف کرنا نگاہ رکھنا۔ دیوان کچہری واہل حاسبہ وغیرہ جمع اسکے دواوین

حاصل مین نے مطالب کا اظہار کہ شیوہ اور عمل در آمد ارباب سوم واہل ظاہر کا ہی ملاقات پر موقوف رکھا کدورت انتظار کی حصول حضوری و مواصلت سے رفع ہو۔ یہ فقرہ دعائیہ ہی۔

ارسال طلسم حیرت بنواب شکر اللہ خان

الفاظ طلسم بکسرتین حکمت ساختن در چیزی۔ وہ خیالات جو بشکل عجیب نظر آتے ہین وہ صورت مہیب جو خزانے پر بنا دیتے ہین طلسم حیرت نام ہی کتاب مثنوی کا جسکو میرزا بیدل نے تصنیف کیا تھا۔ برآئینہ معنی بنای حقیقت اگر ان بپوشید

عالم ظہور است پیچ گوہرے بقیمت اشیا زفائدہ گشت تا منظور نظرها

و ہیچ اعتبارے کیفیت ابرو حاصل نگردد تا بہ نشاء قبول معتبری نرسید

الفاظ چارسو بازار اور چوراہا گوہری بیای تنکیری برای تاکید و مبالغہ منظور نظر محبوب پسندیدہ صاحب نظر عیب و ہنر کا خوب جاننے والا اعتبار وقعت و اعتماد۔

ترکیب در آئنہ معنی نما حقیقت آگاہان متعلق این امر با این مضمون مبین محذوف (کہ) بیانیہ در فقرات بندہ بیان مبین و بیان ملکر مبتدا (پوشیدہ نیست) خبر۔

حاصل واقفان حقیقت کے دلہائے روشن پر واضح ہو کہ دنیا مین کوئی عمدہ چیز عزت نہین پاتی جب تک کہ کسی جوہر شناس کی پسند نہین ہوتی اور کوئی اچھی شئے ممتاز نہین ہوتی جب تک کہ معتمد اور معتبر لوگ اوسے قبول نہین کرتے۔ چارسو۔ گوہر۔ قیمت۔ صاحب نظر۔ کالا نا خالی لطف سے نہین

درین روزگار جمعی کہ از طراوت رنگ الفاظ نظر را آب مید ہند لوح تمیز یکقلم از درک معنی شستہ اند و گروہی کہ بہوس فہم معانی کوس تردماغی میزنند رنگینی نہال عبارات جہلا و رنظر انصاف شان نرستہ۔

الفاظ طراوت بفتح تازگی (طری) بتشدید یا۔ تازہ نظر را آب دادن شئے مطبوع و پسندیدہ کو دیکھنا لوح تختہ یکقلم بالکل و سراسر درک بالفتح دریافت کوس بالضم واو مجہول بڑا نقارہ (کوس زدن) شہرت گرفتن۔ دعوی نمودن۔ کوچ کردن۔ تردماغی۔ کنایہ ہے بے فکری۔ خوش گوئی زود فہمی سے نہال بالکسر درخت نو۔ جہلا بالفتح یقیناً قطعاً جہلا کے آخر مین الف وقف کے لیے ہے۔ عبارات۔ جمع (عبارت) بالکسر معنی بیان کرنا اور تعبیر دینا خواب کا۔

حاصل جو لوگ حسن عبارت جانتے ہین وہ بلاغت و خوبی معانی سے آگاہ نہین اور جو معنی فہمی کا دعوی رکھتے ہین وہ فصاحت الفاظ سے بے خبر ہین بیدل یقید

معنی زمزمہ ایست محتجب از نہو ہم عبارت سازی مشتملہ نغمات نا مفہوم۔

الفاظ زمزمہ آواز نرم و نغمہ محتجب پوشیدہ و چھپا ہوا۔ مادہ اسکا (حجب) ہے

موہوم وہمی۔ خیال۔ فرضی۔ سازی یائی وحدت تنکیری مشتمل بالضم شامل و ملا ہوا۔ مادہ اسکا (شمل) ہے نغمات جمع نغمہ بمعنی آواز نرم و ملائم و راگ۔

ترکیب (برین تقدیر) متعلق (معنی) مبتدا (زمزمہ) موصوف (متحجب) صفت۔ موصوف صفت ملکر مضاف (ساز موہوم) بترکیب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر (ایست) علامت خبر۔

حاصل ایسی حالت و صورت مین معنی کو وہمی باجے کی مخفی آواز جاننا چاہیے اور عبارت کو ایک ساز سمجھنا چاہیے جسکے راگ مفہوم نہون۔ زمزمہ متحجب ساز موہوم مین کمال مبالغہ ہے۔

قطعہ بسکہ نقصان با مزاج خلق دارد ارتباط ؛ از کمال جامعیت عالمی بیگانہ ماندہ ؛
مست باطن معنی اندیشید بے آثار لفظ ؛ محو ظاہر لفظ و بد و حرفی از معنی نخواندہ ؛

الفاظ مزاج بالکسر۔ ایک چیز کا دوسری چیز سے ملنا۔ وہ کیفیت کہ چند چیزون کے ملنے سے حاصل ہو وہ سرشت اور طبیعت کہ عناصر کے امتزاج سے پیدا ہو۔ خلق بالفتح پیدا کی ہوئی ساختن آفریدہ شدہ۔ آفریدگان۔ بمعنی مخلوق۔ ارتباط بالکسر بمعنی مادہ اسکا (ربط) ہو جامعیت (یت) مصدری ہمہ دانی سب کا ماہر ہونا۔ عالمی یائی تعظیمی باطن اندرون چیز کی پوشیدہ وپنہان۔ باری تعالی کے اسماء سے ایک نام ہے محو ظاہر ظاہر بین و غافل ہو دینی و باطنی امور سے

ترکیب (بس) بمعنی بسیار اور بہان بمعنی چونکہ موصول (کہ) حرف جملہ اسکے مابعد کا جملہ صلہ۔ صلہ موصول سے ملکر مبتدا بمعنی شرط۔ مصرعہ ثانی جملہ ہو کر خبر بمعنی جزا (مست باطن) فاعل (معنی) مفعول (اندیشید) فعل (بے آثار لفظ) متعلق بسب ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ مصرعہ دوم کی ترکیب بھی اسی طرح سے ہے۔

حاصل مزاج خلق سے نقصان اسقدر ملا ہوا ہے کہ جامعیت اور ہمہ دانی تو باقی ہی نہین ہے جو لائق مضامین کے ہین وہ معنی سمجھے اور پیدا کرتے ہین لیکن الفاظ فصیح و ملیح ان معانی کے مقابلے مین استعمال نہین کر سکتے ہین اور جو الفاظ فصیح کے استعمال پر قادر ہین وہ معنی کے ایک حرف سے

بھی آگاہ نہین - بہر صورت دونون مین ایک ایک طرحکا نقصان موجود ہی جامعیت کا
مضمون نہین ہی لاجرم طلسم حیرت بیدل عمریست کہ غبار آتش پیچ و تاب دقت معنی واخزیده
ومضامین پنہان در غبار الفاظ نفس شوخی دزدیده -

الفاظ لاجرم یہ لفظ عربی ناچار ضرور کے معنی مین ہی تاکید کا فائده دیتا ہی - مرکب ہی
(لا) نافیہ اور (جرم) بالفتح سی بمعنی سزاوار شدن - کسب کردن - بریدن - گرفتن -
جب تک کسی مقصود کا وجوب یا استحسان ثابت نہ کرلین تب تک یہ کلمہ لاجرم کا بولا نہین
جاتا ہی پیچ بالضم - گوشہ - چرس وشکنج کہ کپڑے وغیرہ مین پڑجاتی ہی - دقت بتشدید قاف -
باریک - کوفتن - پیچیدہ کہ نقرا پہنتے ہین - واخزیده (وا) زائد ہی فصاحت کے لیے - خزیدن
گھسنا - نیچے جانا -

ترکیب (طلسم حیرت بیدل) مرکب اضافی مبتدا (عمریست) بجای عمری گذشتہ است
جملہ فعلیہ مین (کہ) بیانیہ (غبار آتش) مرکب اضافی فاعل (پیچ دقت معانی) متعلق فعل
(واخزیده) فعل - لفظ (وا) زائد ہی تحسین کلام کے لیے استعمال کیا جاتا ہی - یہ جملہ فعلیہ بیان
اپنے مبین کے ساتھ ملکر خبر ہوا - دوسرا جملہ بھی اسیطرح خبر ہی اوسی مبتدا کی -

حاصل بیدل کی کتاب طلسم حیرت کی عبارت بہت فصیح و بلیغ ہی اور مضامین اوسکے
نہایت نفیس و لطیف ہین مگر زمانہ دراز سے بسبب نایابی اہل کمال کے کہ عبارت
ومضامین سے مذاق رکھتے ہون اوسکی عبارت گوشۂ دقت معنی مین اور ایسے ہی
مضامین کی شوخی اور لطافت اوسکے الفاظ مین مخفی اور پوشیده ہی اگر کوئی اہل کمال
اور ذی لیاقت ملتا تو اوسکی فصاحت و بلاغت کی قدر کرتا در معنی گوہر بستانہ

غفلت اصحاب تمیز در شکنج عقدۂ بے اعتباری و آئینۂ از بے بصیرتی ارباب نظر
کلفت اندوز نفس شماری -

الفاظ غفلت کسی چیز سے بیخبر ہونا - اصحاب تمیز دانشمند - شکنج پیچ و شکن - عقده

بالضم گرہ ۔ اور جمع اسکی عقود ہی بے بصیرتی ۔ بیای مصدری ۔ اندھاپن کم فہمی ارباب بالفتح ۔ رب کی جمع ہی یعنی خداوند پروردگار و مراد صاحب یعنی یاران (ارباب نظر صاحب تمیز و قدردان کلفت بالضم ۔ رنج مصیبت ۔ دشواری نفس شماری جانکندنی و حالت نزع ۔ گریبان آئینہ کا اندھا ہونا مقصود ہی کیونکہ نفس سے آئینہ اندھا ہو جاتا ہی ۔
ترکیب (و معنی) جار مجرور متعلق بہ تنہا محذوف (طلسم حیرت) کا (گوہر بیست) خبر (از غفلت صاحب تمیز) متعلق (در شکنج عقدہ بے اعتباری) ظرف (و آئینہ) کا عطف گوہر بیست پر ہی اور حرف ربط (ایست) یہان سے محذوف ہی ۔
حاصل حقیقت مین طلسم حیرت بمنزلہ گوہر کے ہی کہ غفلت و ناقدردانی صاحبان مستعداد و غیر معتبر اور بے اعتبار ہو رہا ہی اور بمنزلہ آئینہ کے ہی کہ ارباب نظر کے اندھے پن یا نافہمی سے بیکار اور اندھا ہو رہا ہی بفریاد این بے زبان حیرت بیان مگر ترحم آن حق شناس لفظ و معنی توجہی فرماید و بہروی این شکستہ بال عجز آشیان التفات آن قبلہ شکستگان در شہرت و انمایند ۔
الفاظ این بے زبان ۔ این شکستہ بال یعنی طلسم حیرت آن حق شناس لفظ و معنی ۔ آن قبلہ شکستگان یعنی شکر اللہ خان و بشہرت وانمودن مشہور کردن آشیان آرام کا مقام ۔ چڑیونکا گھونسلا ۔ آشیانہ بھی کہتے ہین ۔
حاصل طلسم حیرت کی ابتری اور بیقدری کا تو یہ حال ہی ہان شاید آپ اسکی فریاد سُنین اور آپکے التفات سے اوسے کسی قسم کا اعتبار اور شہرت حاصل ہو ہرچند دیدہ حسرت نگاہ را مطلع دیدار سعادت انوار بہ پرتو ظاہری نہ نواختہ است اما گوش صماخ ہوش بتذکر صفات قدسی آیات در حمات چشم بر داشتہ ۔
الفاظ دیدہ حسرت نگاہ یعنی دیدہ بیدل ۔ مطلع بالفتح ۔ جای طلوع و ظہور سے دیدار سعادت انوار سے شکر اللہ خان مراد ہین نواختن سرفراز کردن محامد ستایش ہا خصلتہای نیک ہوش امر ہے نیوشیدن کا یعنی شنیدن نوا آنہ لگاتار پے در پے آیات جمع آیت

نشانی - جماعتی از حرفہای قرآن قدس بالضم وضمتین - پاکی و پاک شدن - ملک نجد میں ایک بڑے پہاڑ کا نام ہی - ایک شہر بھی ہے --- مہمات بالضم وکسر دوم جمع (مہم) بالضم بڑا اور دشوار کام کام ضروری -

حاصل اگرچہ میرے آنکھ کو آپکے مطلع دیدار یعنی لقای مبارک سے ظاہری روشنی سے سرفراز نہیں کیا مگر کانون نے آپکے صفات پاکیزہ کی استماع سے آنکھون کا کام کیا ہی یعنی جو امر کہ آپکی زیارت و ملاقات سے حاصل ہوتا وہ مجھے آپکی صفات و محامد کے استماع سے حاصل ہے

از انجا کہ سایۂ اخلاق آن مہربان پناہ معنی پناہان بی بضاعت ست و ہن عاطفت آن قدردان دستگاہ حقائق دستگاہان بی استطاعت حیف معنی کہ از طبع اقبال اثر منشور قبول نگیرد و افسوس عبارتیکہ از زبان حق ترجمان ہمینت اشتہار نہ پذیرد -

الفاظ اخلاق بالفتح خوبی ہا خصلت ہای خوش وعادتہای خوب - جمع ہے (خلق) بالضم کی معنی پناہان سخنوران و شاعران بضاعت مایہ و پونجی عاطفت مہربانی حقائق دستگاہان حقیقت شناسان و دانشمندان استطاعت قدرت و طاقت حیف جور و ظلم کرنا - افسوس منشور فرمان ترجمان ترجمہ کرنے والا ہمینت مبارکبادی -

حاصل چونکہ آپکے اخلاق کا سایہ سخنوران محتاج و بے بضاعت کے پناہ کا سبب ہوا اور آپکی عاطفت کا دامن دانشمندان بے استطاعت و بیقدرکی دستگاہ اور قوت کا باعث ہے اسلئے ان معانی پر افسوس ہے کہ آپکے طبع عالی کی مقبول ہوئیں اور اس عبارت پر حیف ہے کہ آپکی زبان سے مشہور نہون یعنی جو معنی یا عبارت کہ آپکی نظر سے نگذرے اور مطبوع خاطر نہوا سپر نہایت افسوس ہے نیاز نامۂ ملتجی باین تمنا آرزومند دولت حضور ست و بذوق تحصیل این سعادت مشتاق مطالعہ سراپا سرور -

الفاظ ملتجی التجا اور آرزو کرنے والا - (لجی) مادہ ہے این تمنا اور این سعادت یعنی قبول اور مشتہر ہونا بالضم حیرت کا -

حاصل میرا خط آپکی حضوری کا آرزومند اور آپکے مطالعہ اور ملاحظہ سراپا سرور کا خواہشمند ہی غرض اور امید سے ہو بیت شاد باش ای دل کہ آخر عقدہ ات وا میشود قطرۂ ما میرسد جائیکہ دریا میشود

الفاظ عقدہ وا شدن مشکل آسان ہونا۔ مقصد بر آنا۔ قطرۂ ما یعنی کتاب طلسم حیرت۔ جائیکہ دریا میشود یعنی حضوری نواب شکر اللہ خان۔

حاصل ای دل خوش ہو کہ تیری مشکل اب آسان ہوتی ہی اور کتاب طلسم حیرت (جو محض حقیقت اور ناچیز ہی۔ یا۔ جسے ہمنے بڑی عرق ریزی اور مشقت سے لکھا ہی) ایک بڑی دریا دل قدردان کی خدمت مین پہنچتی ہی شکستگیہای غبار خط زبان معذرت خاکساری ست و پیچیدگی ہا طومار بیان آئینہ دار عجز بیمقداری۔

الفاظ غبار خط یعنی خط معذرت عذر کرنا طومار بیان یعنی بیان آئینہ دار مثل آئینہ اور اگر دار بدال مہملہ پڑہین تو ظاہر کنندہ اور خدمتگار کے معنی لینگے

حاصل خط کی شکستگیان معذرت خاکساری کی زبان ہین یعنی ہماری خاکساری اوسے ظاہر ہوتی ہی پیچیدگیان عجز بیمقداری کی آئینہ دار و ظاہر کنندہ ہین یا بیان کی پیچیدگیان مثل آئینہ کے عجز بیمقداری ہین۔ یعنی ان دونون سے خاکساری اور بیمقداری بیدل کی ظاہر ہوتی ہی خط غبار ایک قسم کا خط بھی ہی جیسے خط گلزار خط نسخ خط نستعلیق خط توام وغیرہ ہمہ کہ در ہمہ اوقات منتظم زمرۂ اہل دعا ایند اند و در جمیع احوال منسلک فرقۂ خیرخواہان شمارند۔

الفاظ منتظم پرویا ہوا۔ شامل۔ زمرہ گروہ و جماعت منسلک پرویا ہوا فرقہ گروہ و جماعت

حاصل مجھے امید ہی کہ آپ ہر وقت اور ہر حال مین مجھے اپنے دعاگویوں و خیرخواہون میں تصور فرمائینگے

جواب مکتوب میرزا ایزد بخش رسا

نشاء باد آورہای بیدلان رسا و در سیاہہای الطاف بے انتہا۔

الفاظ نشاء مستی و کیفیت رسا کامل پورا۔ بلند۔ پیمانہ اسم فاعل قیاسی ہی (زرس) از رسیدن بمعنی پہنچنا مرکب ہی پیمانہ یعنی کا ظرف جو مستقر شراب کا پیالہ

ترکیب نشاء یاد آوری‌های بیدلان اسم (رسا) خبر۔ باد فعل ناقص یہان سے محذوف ہی یہ جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔ وقس علی ہذا۔

حاصل بیدلون کی یاد آوری کا نشا پورا اور روز افزون ہو اور جام الطاف کا دورہ بے انتہا اور برابر چلا جائے یعنے ہمکو آپ ہمیشہ یاد رکھین اور ہمپر آپکی عنایت والطاف ہمیشہ ہوا کرے۔ لفظ (رسا) مین صنعت ایہام ہی کیونکہ مکتوب الیہ کا تخلص رسا تھا۔ اور نشاء بیدلان۔ رسا۔ دور۔ پیانہ۔ مین رعایت لفظی ہی۔ خوشا طریق عالم اشفاق کہ اگر دوستان

ہمہ مژدہ بر روی ہم کشایند بہزار زبان شاہد و استودن اند و ہر چند لبی بپرسش یکدیگر تحریک دہند مستعدی دفتر ہا را اخلاق کشودن۔

الفاظ خوشا میں الف کثرت و مبالغہ کا ہی۔ مژہ پلک مژہ بر روی ہم کشادن ایک دوسرے کو دیکھنا شاہد گواہ۔ دیکھنے والا معشوق واستودن تعریف کرنا (وا) تحسین کلام کے لیے زائد ہی مستعدی پیشکار و سبقت کنندہ۔

حاصل آپکی عالم اشفاق کی عجب کیفیت ہی کہ اگر احباب ہمہ تن دیدہ ہو کے باہم ملاقات کرتے ہین ہزار زبان سے آپکی تعریف و مدح کے شاہد ہوتے ہین اور جسقدر باہم احوال پرسی کرتے ہین آپکے دفتر اخلاق کے کھولنے پر مستعد رہتے ہین یعنی آپکی مدح اور اخلاق کے سوا اور کوئی کلمہ زبان پر نہین لاتے خاصہ شفقتے کہ بواسطہ زبان خامہ وستگاہ دلہا رگیرد و برابطہ سواد نامہ وسعت التفات پذیرد۔

الفاظ رابطہ ذریعہ و وسیلہ۔ مادہ اسکا (ربط) ہی جمع اسکی (روابط) سواد سیاہی وسیاہی ان وسعت کشادگی۔

حاصل خصوصاً وہ شفقت و مہربانی کہ آپکی تحریر کے ذریعے سے ظاہر ہو۔ خاصہ کا لفظ جو مفید تخصیص بعد تعمیم ہی تعظیم اور ترجیح کا فائدہ دیتا ہی مصنف نے اس مقام پر خط و کتابت کو ملاقات پر ترجیح دی ہی۔ وجہ ترجیح کی یہ ہو سکتی ہی کہ خط و کتابت مخصوص مخاطب کی یاد آوری کا

موقوف ہو اور غائب کی یادآوری سے وسعت اخلاق وحسن اشفاق وکمال اخلاص ثابت ہوتا ہے

مصرع یاد ناکردی حضور حق فراموشت مباد۔

حاصل اے مخاطب تو نے ہماری یاد کی خدا کا حضور تیرے دل سے کبھی فراموش نہو یعنی ہر وقت تجھے یاد رہے کہ خداوند تعالی حاضر و ناظر موجود ہے مصنف نے اس ایک مصرعہ میں کمال فصاحت و بلاغت سے دو امر اہم ثابت کیے ہیں اول نفی شبہہ یعنی (یاد ناکردی) سے شبہہ ہوتا تھا کہ جب مخلوق و اغیار کیطرف ممدوح کا دل متوجہ ہوا تو خدا کی طرف سے کچھ سہو و غفلت ضرور ہوگی پس (فراموشت مباد) سے وہ شبہہ رفع ہوگیا کہ ہماری یاد کے ساتھ یاد الہی سے بھی اوسکو غفلت نتھی دوسری اثبات اجر یعنی تو نے مجھے یاد کیا ہے اسکا عوض خدا یہ عطا کرے کہ تو یاد خدا کو نہ بھولے۔ اور اپنی نسبت کلمہ (یاد) اور خدا کیطرف (فراموش مباد) کہنے میں بھی یہی نکتہ ہے یعنی یاد الہی کے لیے یہ ضرور نہیں کہ کسی زمانے میں فراموش ہو اور فراموش نہ کرنا دلیل قطعی ہے کہ پہلے سے یاد تھا اور آئندہ کے لیے یاد رہنے کی دعا دیتا ہے یعنی ایجاد معنی یا آنکہ شوخیہای مصرعہ اثرین

غزل چون موج گوہر در آغوش ہم پیداست طوفان نمودست اما حسن مطلع فی الحقیقت گوہری بعرض آورده کہ با صفائیش محیط را در غبار ساحل نشستن ست و جوہر معنی نشان داده کہ پرتو شوخیش آفتاب را احرام داغ تحسین بستن۔

الفاظ معنی ایجاد معنی کا پیدا کرنیوالا منشی و شاعر نازک خیال مکتوب سے مراد ہے در آغوش ہم در آغوش ہمدگر پیداست کا ہر صفت یعنی سراپا و تمام تن حسن مطلع وہ شعر جو کہ مطلع کے بعد واقع ہو عرض آوردن ظاہر کردن و پیش نمودن محیط سمندر در غبار ساحل نشستن گرد آلود ہونا احرام بالکسر نیت حج کی کرنا اور بعض امور حلال کا اپنے اوپر حرام کرلینا۔

حاصل میرزا ایزد بخش نے کوئی غزل میرزا بیدل کے پاس بھیجی ہوگی اوسکی تعریف میں

اور اوسیکے حسن مطلع کو نہایت پسند فرماتے ہین۔ ہر چند اوس غزل کے ہر مصرعہ مین شوخیان سراسر اور بالکل طوفان نمود اور مثل طوفان کے ظاہر و آشکارا ہین لیکن اوسکے حسن مطلع نے ایسے گوہر معنی کو عیان کیا ہی اور ایسا لطیف مضمون اوس سے پیدا ہی کہ اوسکی صفائی اور آب و تاب کے مقابلے مین دریای محیط گرد ہی اور اوسنے ایسے جوہر معنی کی راہ بتائی ہی اور سراغ دیا ہی کہ اوسکے پرتو شوخی سے آفتاب حیرت زدہ اور افسردہ ہو رہا ہی یعنی اس غزل کا ہر ایک مصرعہ بہت ہی شوخ اور لطیف مگر حسن مطلع اوسکا نہایت ہی پر مضمون اور الطف ہی۔ (دوسا غوشش ہم) کو متعلق موج گوہر کے کرین یا طوفان نمودست کا متعلق کہین آرزوی مشتاق را پیوستہ منتظر این قسم عواطف شمارند

الفاظ مشتاق اپنی طرف اشارہ ہی عواطف جمع عطوفت بمعنی مہربانی۔

حاصل آپ میری آرزو و تمنا کو ہمیشہ اسطرح کی عنایات کا منتظر تصور کرین۔ یعنی آپ ایسے عنایات ہمیشہ مجھپر فرمایا کرین و شوق آرزو کیش را حیرت انتظار ہمین جنس مراہم انگارند

الفاظ کیش مذہب و طریقہ حیرت انتظار یعنی حیرت کہ انتظار مین ہوتی ہی جنس قسم مراہم جمع مرحمت

حاصل میرے شوق کو آپ ایسے ہی مراحم کے انتظار کی حیرت خیال فرمائین۔

جواب مکتوب عاقلخان

قطعہ لبہ عنایت کلک معانی آراست اگر کردہ دیدہ ما را بہ نور جان روشن ❊ بنامہ قابل فیض کرامتم امروز ❊ سواد معنی اقبال بیدلان روشن ❊

الفاظ لبہ کلمہ تحسین عنایت کلک قلم کی عنایت یعنی خط معانی آرای بیای صلہ تعظیمی منشی و سخنور عالی مرتبہ بنور جان روشن کردن زندہ کرنا قابل قبول کنندہ سواد سیاہی اور وہ نقطہ کہ وسط مین ہی روشن کے بعد مصرعہ ثانی مین حرف رابطہ (است) یا فعل ناقص باد محذوف ہی

حاصل کیا خوب آپکی تحریر اور عنایت نامہ ہی جسکے دیکھنے سے ہماری آنکھین روشن ہوگئین و بدن مین جان آگئی۔ آپکے خط کی وجہ سے آج مجھے بزرگی حاصل ہی اور اوسیکی وجہ سے بیدلون کا

اقبال ترقی پر ہے — اس صورت مین دو ہ عطلت مصرعہ ثانی کا اول محذوف ہوگا — اور اگر
اس مصرعہ ثانی کو علیحدہ دعائیہ پڑہین اور (باد ہ) فعل ناقص محذوف کرین ہو سکتا ہے
صنعت کلک — معانی — سواد — معنی — مین تناسب ہے اور سواد — روشن — مین تضاد ہے

پس ز ادای سجدات لوازم عبودیت سجدۂ شکری دیگر کہ طلسم حیرت بتوجہ خانصاحب معنی

مناصب مشحون کیفیات اقبال گردید و باین عنوان نسبتی بپایۂ منظوری آن قبلۂ ارباب حقائق رسانید

الفاظ عبودیت غلامی و بندگی خانصاحب شکر اللہ خان ہون یا کوئی دوسرے صاحب جنہون نے
کتاب طلسم حیرت عاقلخان کی پاس بہیجی ہو اور سفارش کی ہو مناصب مراتب جمع منصب
مشحون سرنامہ کردہ شدہ اقبال بمعنی قبول عنوان طریقہ و طرز آن قبلۂ ارباب حقائق سے عاقلخان مراد ہین

حاصل جو سجدے کہ غلامی کے لوازمات سے ہین اونکے ادا کرنے اور بجا لانے کے بعد ایک اور
سجدہ شکر کا بجا لاتا ہون کہ کتاب طلسم حیرت خانصاحب کی توجہ سے مقبول ہوئی اور اسی
قبولیت کی وجہ سے آپنے بہی اوسے قبول فرمایا فیض اندوز معنی کہ طبع تجلی شہود مش پسندد
وسعادت عنوان کلامی کہ بتحسین زبان حق ترجمان پیوندد —

الفاظ تجلی جلوہ و روشنی شہود ظہور تحسین تعریف و توصیف و عمدگی —

حاصل فیض اندوز وہی معنی ہین کہ آپکی طبیعت اوسکو پسند فرماوے اور سعادت
عنوان وہی کلام ہے کہ اوسکی تحسین آپکی زبان پر جاری ہو — یعنی طلسم حیرت کے خوشا
نصیب کہ آپکی مطبوع نظر ہوئی اور آپکے ملاحظے مین آئی — از حیرت اگرچہ منفعل
گردیدم ٭ و ز شوخی اظہار خجل گردیدم ٭ صد سجدۂ شکر کہ بر دنامہ ام رنگ قبول ٭ بیدل
بودم ہزار دل گردیدم ٭ —

الفاظ رنگ قبول بردن مقبول ہونا ہزار دل گردیدن خوشی دل وصاحب قوت ہونا

حاصل مین خط لکہنے اور کتاب پیش کرنے اور گستاخی اظہار بیان اشتیاق سے اگرچہ
شرمندہ اور خجل ہوا کہ ناحق آپکا تکلف ہوا مگر صد شکر کہ میری عرض مقبول ہوئی پہلے بیدل

اور شکستہ خاطر تھا کہ دیکھئے عرض میری قبول ہوتی ہے یا نہیں اور طلسم حیرت اعزاز و عیار
باقی ہے یا نہیں مگر اب تسکین و تقویت قلبی حاصل ہوئی بیت بیت و غزل ہمہ گل باغ ثنائے
تست موزونی کلام دو عالم دعائے تست ؂

حاصل بیت ہو خواہ غزل سب تیرے باغ ثنا کے پھول ہیں اور ستائش تیری ہی تعریف ظاہر
ہوتی ہے اور دونوں عالم کے کلام کی موزونی تیری دعا ہے یعنی جس کلام میں تیری دعا نہیں
وہ کلام موزون و مطبوع خاطر نہیں اور کلام کی موزونی اور اسکا مطبوع ہونا تیری دعا پر
موقوف اور منحصر ہے حضوری حق کہ مطالعہ دائمی ست از شبہات منزہ باد۔

الفاظ حضوری بمعنی حاضر شدن اور یائی مصدری ایمین نہ ہے اسلئے کہ حضور خود
مصدر ہے دائمی ہمیشگی شبہات خطرات و شکوک منزہ پاک۔

حاصل حضوری کہ وہ ہمیشہ اور ہر وقت اسکو حاصل ہے شکوک و خطرات سے پاک ہے یہ فقرہ دعائیہ ہے

بنواب شکر اللہ خان

ای دیده بحیرت زده سرمست چه جائی | ای ناله خموش سر و برگ چه کلامی
عمریست که از شور جهانت خبری نیست | ای گوش ز خود رفته شوق چه پیامی
در سینه هم از سینه بری چه جنون ست | ای دل به طپش رفته آخر به که رامی
ای حیرت وامانده کجا سیر وی امروز | نقش قدمی وا شده اکنون چه گامی
مکتوب من آئینه احرام نگاهی ست | ای خامه بپای مژه باید بخرامی

الفاظ چه استفهام بمعنی کدام یعنی جائی و کلامی و پیامی و رامی و گامی کے آخر میں یائی
مخاطب ہے یعنی کدام جا ہستی سر و برگ سامان بہ طپش رفتہ متحرک و مضطرب از خود رفتہ
بیہوش بیقرار رام مطیع و فرمانبردار وامانده عاجز گام قدم احرام قبل حج کے چند چیزوں کا
اپنے اوپر حرام کر لینا اور قصد اور نیت۔ نگاہ بپای مژہ لفظی۔

حاصل یہ رقعہ انشائیہ ہے اور یہ اشعار اوسکی تمہید ہیں یہ قاعدہ ہے کہ جس طرف

مشغولی ہوتی ہی تو اعضا اپنے اپنے افعال خاصہ سے معزول ہو جاتے ہین لہذا مصنف کہتا ہی
ای دیدۂ متحیر تو کسکا مست تماشا ہی اور لذت یافتہ ہی اور ای نالۂ تو کس کلام کے سامان مین خموش
ہی یعنی کسکا تجھے انتظار اور کسکی طرف تیری ٹکٹکی لگی ہوئی ہی اور ای نالۂ تو کسکی محبت کا
دم بھرتا ہی اور کس ستم کی فریاد کیا چاہتا ہی اور ای گوش تو کسکے پیام کے شوق مین ایسا
مستغرق اور خود رفتہ ہی کہ ادراک سے تجھے جہان کے شور و شر سے کچھ بھی خبر نہین ہی
ای دل بیتاب رفتہ تجھے یہ کیا جنون اور سودا ہی کہ بظاہر تو میرے سینے مین ہی مگر حقیقت
مین سینے سے باہر ہی اور میرے قابو مین نہین ہی پس یہ تو بتا کہ تو کسکا مطیع اور فرمانبردار ہی
ای جیب تو کہان بڑھتی جاتی ہی ابتدا مین تو تو نقش قدم تھی اور اب ہمہ تن
قدم ہو گئی ہی حیرت سے خطاب ہو کے کہتا ہی کہ تیری طغیانی اور زیادتی جو روز بروز بڑھتی
جاتی ہی اسکی کیا وجہ ہی میرا خط کسی نگاہ بزرگ کی حضوری کی نیت رکھتا ہی ای قلم تجھے
آنکھون کے بل چلنا چاہیے سر و پلک کو کہتے ہین بمناسبت قلم کے مناسب تر ہی تسلیم غائبانہ
سپیدلان منظور جناب حقیقت شہود باد و عجز و نیاز دور گردان جدائی از آستان قرب بنیاد
الفاظ شہود یعنی ظہور اور جناب حقیقت شہود سے مکتوب الیہ کی درگاہ مراد ہی دور
زمانہ گردان گردش کنندہ آستان قرب یعنی قرب۔
حاصل سپیدلون کی تسلیم غائبانہ آپکی جناب مین منظور ہو اور دور گردان کا عجز و نیاز
آپ سے کبھی جدا نہو اور زمانہ آپکے موافق رہے حرفے بتحریر نمی آید کہ کسوت خراش دلی
نپوشیدہ و صریرے از خامہ گل نمیکند کہ خروش حسرت دیدار نمی جوشید
الفاظ کسوت لباس پوشاک صریر یعنی معروف صریر یعنی آواز
آواز کہ قلم سے لکھنے کے وقت پیدا ہوتی ہی گل کردن ظاہر کردن جوشیدن جوش کردن
حاصل کوئی حرف ایسا لکھا نہین جاتا ہی کہ وہ خراش دلی کا لباس نہ پہنے ہوا اور قلم سے
کوئی آواز ایسی ظاہر نہین ہوتی ہی کہ اوس سے حسرت دیدار کا شور جوش نکرتا ہو یعنی

ہر حرف سے کیفیت اضطراب دل ظاہر ہے اور ہر تحریر سے حسرت دیدار مفہوم ہے۔

بیت بغفلت آن چنان دوریم از دوست * کہ تا اینجا رسد وصلش پیام ست *

حاصل یا تو کسی وقت اور کسی دم ہمکو ہمارے یار سے مفارقت ہوتی یا یہ حال ہے کہ اپنے دوست کی غفلت کیوجہ سے اپنے دوست سے ہم ایسے دور ہو گئے ہین کہ اوسکے وصال و ملاقات کا ہمکو متمنی ہونا اور پیام دینا پڑا دیدہ مشتاق را تا حصول سعادت دیدار بہر چہ مژگان کشاید خار در پیراہن شکستن ست و جبین نیاز را تا سجدۂ آستان حضور بہر چہ رو آورد در خاک بے آبروئے نشستن۔

الفاظ دیدہ را خار در پیراہن شکستن اندھا اور نابینا ہونا جبین پیشانی در خاک بے آبروئے نشستن ذلیل و خوار شدن۔

حاصل مجھہ مشتاق کا دیدہ جبتک کہ آپکے دیدار فیض آثار سے مشرف نہین ہوتا ہے تبتک اوسے کوئی چیز خوش نہین آتی اور میری جبین نیاز جبتک آپکے آستانے کی جبہہ سائی نہین کرتی ہے تبتک اوسے کسی طرح سے اعزاز و آبرو نہین ہے بحیرت نقش بستن سطور و الفاظ دلیلی ست برنا توانیہای قدرت بیان و بہ پیچیدگی پرداختن طومار مکاتیب شاہد نارسائیہای جرأت زبان۔

الفاظ طومار نامہ و صحیفہ و مکتوب و درانیجا جمع اوسکی طوامیر ہے مکاتیب جمع مکتوب شاہد گواہ

حاصل الفاظ و سطور کا متحیرانہ و بجیس و حرکت ہونا بیان اور تقریر کے عجز کی دلیل ہے اور پیچیدگی طومار و مکاتیب کے زبان کی قوت کی نارسائی پر شاہد اور گواہ ہے یعنی آپکے دیدار و آستانبوسی کے اشتیاق مین بیان و زبان دونون عاجز و قاصر ہین۔ یہ قاعدہ ہے کہ حیرت اور پیچیدگی عجز کے وقت مین ہوتی ہے واہب عطیات حضور و جمعیتی کہ اہم مطالب ست کرامت فرماید و چشم منتظران را بہ لمعات دیدار روشن نماید۔

الفاظ واہب بخشندہ عطیات جمع عطیہ اہم مشکل و عظیم تر لمعات جمع لمعہ چمک روشنی

حاصل خداوند کریم جمعیت حضوری و یکجائی کہ افضل اور بزرگ تر مطالب کا ہے عنایت

کرے اور منتظرون کی آنکھ کو اپنے دیدار کی روشنی سے روشن اور منور فرما دے

بنواب شکر اللہ خان

از تاءمل حضرت حضوران قدر بغیبت نپردازند کہ جہت نادادری توان کشید و از توجہ

بلعنی شہود بآن مرتبہ تغافل جائز ندارند کہ در رفع آن انفعال دوری باید کوشید

حاصل یہ رقعہ مکتوب الیہ کی شکایت فراموشی مین لکھا گیا ہی مگر ایسے حسن کنایات و بلاغت کے

ساتھ کہ شکایت مجبز نہو۔ فکر و اندیشہ درگاہ حضوری خدا مین ایسے محو و از خود رفتہ نہو جائیے

اور ہم لوگون سے اتنی غیبت اور چشم پوشی اختیار کیجیے کہ جب ہماری شکایت ہو تو آپکو شرمندہ

ہونا پڑے اور عالم مطالعہ معانی و مشاہدہ حق کی توجہ مین ہم لوگون سے ایسا تغافل اور غفلت

جائز نرکہین کہ وقت شکایت کے اوس انفعال کے رفع کرنیکی آپکو کوشش کرنا پڑے اور کچھ جواب

بن نہ آوے۔ اشتغال عالم کثرت یک قلم مصروف مشاہدہ وحدت شمارند و گیرودار انجمن

مجاز ہمراسنہ ظہور حقیقت انکار نہد

الفاظ اشتغال شغل کرنا عالم کثرت دنیا یکقلم بالکل و سرا سر مشاہدہ وحدت مطالعہ

و دید واحد حقیقی گیرودار انتظام و فرمانرہی و حکمرانی انجمن مجاز عالم ظاہر و دنیا۔

حاصل دنیا کے انتظام اور امور کو دیدار واحد حقیقی کا مخل نہ جاننا چاہیے بلکہ اسے بھی ایک

طور پر ذکر الٰہی تصور کرنا چاہیے کہ اوسکی قدرت اور صنائع کیجانب توجہ رہتی ہی انفاس عجز

اقتباس بیدلان مرہون مضامین دعاست و اوقات جمعیت مشتاقان مقسوم عبارات حمد و ثنا۔

الفاظ انفاس جمع نفس یعنی دم و سانس عجز اقتباس عاجزی چننے والا یعنی عاجز و ناچیز

مرہون رہن کردہ شدہ و گرو۔

حاصل ہما رے ہر نفس اور ہر دم سے آپکی دعا کے مضامین نکلتے ہین اور اوقات

جمعیت آپکی حمد و ثنا کی عبارت پر مقسوم ہین اور ہر وقت آپ ہی کی حمد و ثنا کیا کرتے ہین

بقیوم خان بن عاقل خان

مدتے بیدل بتحریر غبار دامن تامل بود تا بوسیلۂ کدام طاعت سر از جیب تسلیم بر آرد یا بواسطۂ چہ خدمت قدم بعرصۂ نیاز گذارد

الفاظ: غبار دامن تامل بتحریر بودن بہت متفکر و متامل ہونا طاعت بندگی و اطاعت تسلیم فرمان برداری کردن و سر فرو بردن و سلام کردن قدم بعرصۂ نیاز گذاردن آرزو و نیازمندی کرنا۔

حاصل: بیدل ایک مدت سے اس فکر و اندیشہ میں رہا کہ کس طاعت کے وسیلے سے اپنی شرمندگی مٹا دے یا ادائے تسلیم کرے اور کس خدمت کے ذریعے سے میدان نیاز میں قدم رکھے اور اپنی آرزو ظاہر کرے۔ و انفعال نارسائیہا بسامان عرق نپرداختہ کہ ترشحی از جبین تحریر توان شست و شرم ناتوانی بساط سرنگونی طرح ننمودہ کہ از خانۂ جرأت گردن افراز می توان جست۔

الفاظ: بسامان عرق پرداختن عرق آوردن جبین پیشانی طرح نمودن انداختن۔

حاصل: عدم حاضری و نارسائی کی وجہ سے ایسا انفعال مجھے حاصل نہیں ہوا کہ رفع اوسکا بذریعۂ تحریر کے کر سکوں اور ایسی سرنگونی مجھے نصیب نہیں ہوئی کہ قلم کے وسیلے سے اوسے رفع کر سکوں لطف تحریر یا سرنگونی قلم کا ظاہر ہو۔ آخر الامر ظاہر نمود کہ تحفۂ بے بضاعت ہمان سطرے چند است کہ تخم آرزو در زمین تحریر میکاشت و صورت آئینۂ نیازہا کہ بے اختیاری ہای شوق قبل ازین بعرض میداشت۔

الفاظ: آخر الامر آخر کار۔ ظاہر نمود ظاہر کرد۔ فاعل اسکا محذوف ہے یعنی قضا و قدر جو وہ فرشتے ہیں جو خداوند تعالی کی طرف سے دنیا کے معاملات چلانے پر مامور ہیں بضاعت مایہ و سرمایہ۔

حاصل: لیکن تامل و غور کے بعد قضا و قدر نے جو ہیں یہ امر ظاہر کیا کہ یہ بے بضاعتی و ناداری کا تحفہ یہی چند سطور ہیں کہ اوس سے آرزو در تحریر پیدا ہوا اور صورت آئینہ نیاز کی اپنے شوق کی [illegible] جس کو قبل اسکے بھی تحریر کیا کرتا تھا یعنی مدت سے اس [illegible] لکھتا

رہا جب کچھ بن نہ آئی تو پھر رسل و رسائل ہی کے وسیلے سے مقرر ہوا اور اس ذریعے کے سوا
کوئی اور ذریعہ معلوم نہیں ہوا الحمد اللہ الحمد از تہذیب اخلاقی کہ شایستۂ این خاندان کرم استان
انچہ میشنود گوش محامد نیوش ذخیرۂ سعادت می انبارد و از حسن اطواری کہ خاصۂ این سلسلۂ
جہان تسخیر ست ہرچہ بیشتر میرسد امید جمعیت و ید تصویر بیشتر ہم میدارد۔

الفاظ الحمد سب حمد و تعریف اللہ کے واسطے ہے شکر کے مقام پر بولتے ہیں تہذیب درستگی
آراستگی اخلاق عادات بالفتح جمع ہے خلق کی جسکے معنی عادت کے ہیں اور بالکسر مصدر ہے یعنی خلق کرنا
محامد نیوش تعریفوں کا سننے والا ذخیرہ ذخیرہ و انبار ہی انبارد صیغۂ حال انباشتن معنی
جمع کردن و انبار کردن جہان تسخیر اضافت مقلوب صفت ہے سلسلے کی۔

حاصل بعد عذر کے مطلب شروع کرتا ہے استماع جو کی درستگی اور اخلاق سے کہ آپکے
خاندان کرم آستان کے لائق اور شایان ہیں میرے کانوں کو سعادت حاصل ہوئی ہے اور سنے
خوبی اور اطوار اور طریقوں سے کہ آپکے خاندان کا خاصہ ہے میری امید کو برکت کا حصہ
حاصل ہوتا ہے یعنی آپکی تہذیب اخلاق اور حسن اطوار کے سننے سے مجھے نہایت سرور و بالیدگی
حاصل ہوتی ہے یاد شفقت ہای قدیم تجدید عشرت نفس شماری ست و تصور اخلاق عمیم
دام حسرت راحت شکاری۔

الفاظ عشرت عیش و آرام یا یعنی کیفیت نفس شماری جان کندنی و زندگانی حسرت راحت
شکاری وہ حسرت کہ راحت کو شکار و بے بس کر دے یا وہ حسرت کہ اوس سے نتیجہ عمدہ
اور راحت حاصل ہو۔

حاصل یہ فقرہ اشتیاقیہ ہے اور اظہار تمنای ملاقات کرتا ہے۔ آپکے اشفاق قدیم کی یاد جانکندنی
کی کیفیت کو تازہ کر دیتی ہے اور آپکے اخلاق عمیم کا تصور اوس حسرت کو کہ راحت کو شکار
اور زائل کرے کھینچ لاتا ہے یعنی جب آپکے اشفاق و اخلاق یاد آتے ہیں وہ فوراً تصور میں حسرت
بین ہم جیتے جی مر جاتے ہیں اور طرح طرح کے تاسف و تلہف ہمارے پیش نظر ہو جاتے ہیں

آپکے اشفاق قدیم کی یاد مین لطف زندگی حاصل ہوتا ہی اور آپکے اخلاق عمیم کے تصور مین
حسرت راحت انگیز کا مزہ آتا ہی ظاہر ہی کہ پچھلے امور کے خیال و تصور سے ایک سرور ہوتا ہی
اور اگر کوئی امر موذی یاد کیا جاسکے تو رنج تازہ ہو جاتا ہی و رہ مجلسیکہ سایہ افگند چراغش
باقتباس ہا تو آن ذات ضیا خرمن و مہر گلشنے کہ قدم گذارند نہالش از رنگینی فیض قدم بہار بدامن
الفاظ اقتباس نور چیدن ضیا خرمن ترکیب مقلوب قدم بفتحیتین و فتح دال مفرد یکسی جگہ سے
آنا قدم رکھنے کی جگہ اور قدم رکھنے کا وقت بہار بدامن نہایت سر سبز و شاداب لطف انگیز
حاصل جس جگہ آپ سایہ انداز ہون وہان کا چراغ آپکی ذات منور سے نور و ضیا کا خرمن
ہو جائے اور جس باغ مین آپ رونق افروز ہون وہان ہر ایک درخت آپکے تشریف آوری
خواہ آپکے قدم کے فیض سے ہمہ تن بہار و بہار بدامن ہو جائے دست دعا سیکہ از دور
می افرازد محروم قرین اجابت مباد و زبان ثنا ئیکہ از غیبت می آراید ناسموعی انجمن حضور مبیناد
الفاظ می افرازد و می آراید فاعل اسکا کاتب ہی۔
حاصل مجھ دور افتادہ کی دعا و ثنا جو غائبانہ آپکے حق مین کیا کرتا ہون مقبول و مقرون باجابت ہو

در تعزیت میر سیف اللہ بہ شکر اللہ خان

ابیات آه امروز از ورق گردانی رنگ ظہور نسخہ اسرار الفت یعنی نایاب شد
الفاظ ورق گردانی رنگ ظہور کنایہ ہی گردش و انقلاب زمانہ سے نسخہ اسرار الفت
کنایہ ہی سیف اللہ مرحوم سے یعنی نایاب باضافت بیانی یعنی نایاب شد۔
حاصل افسوس انقلاب زمانہ سے آج اسرار الفت کی کتاب نایاب ہو گئی یعنی میر سیف اللہ
ایسے دوست چل بسے در کنار دیدہ شوخی داشت غلطان گوہرے ناگہان چون اشک
از مژگان چکید و آب شد۔
الفاظ کنار آغوش دیدہ شوخی یعنی رونق و زیبائش غلطان گوہر دریکتا و نفیس یہان
مرحوم سے کنایہ ہو سکتا ہی آب شدن ضائع و نایاب شدن

حاصل مرحوم کے ماتم پیٹے و تاسف مین کہتا ہی کہ سید مرحوم جو ہمارا نور نظر تھا دفعتاً ہماری
نظر سے غائب ناپدید ہوگیا مرحوم کے غم مین ہم خون جگر اسقدر روئے کہ جو چیز باعث بصر تھی
وہ بھی مثل اشک کے باقی رہی اور ہم اندھے ہوگئے :: دیدۂ ما را چو شمع کشتہ باید گشت داغ ::
کان فروغ بینش اکنون در نظر یا خواب شد۔

حاصل ہمارے دیدہا کو مثل بجھی ہوئی شمع کے داغ اور اندھا ہو جانا چاہیے اسلیے کہ
جسکے سبب سے بینائی تھی یعنی میر سیف اللہ خان وہ نظر سے غائب گیا از عراۃ تحقیق پوشیدہ
نیست کہ آدمی جمیع اوقات و احوال حیرت زدہ کارگاہ اعتبار است۔

الفاظ مرات آئنہ کارگاہ اعتبار دنیا و عالم فانی۔

حاصل تعزیت مین دستور ہی کہ اولاً اظہار غم و الم ہوتا ہی بعد اوسکے صبر و شکیب کی فہمایش
چنانچہ مصنف نے اولاً اظہار رنج و غم کیا اور اب یہان سے صبر و شکیب کے لیے تمہید کرتا ہی۔
کہ اگر سچے طور پر دیکھا جائے تو ہر حال اور ہر وقت مین آدمی کا کوئی اختیار نہین دنیا کے
امور مین متحیر اور حیرت زدہ ہی اگر مژگان میکشاید عبرت اندوز شکست رنگہاست
و اگر چشم می پوشد داغ فرصت تماشا۔

الفاظ مژگان کشادن چشم کشادن شکست رنگہا مراد از انقلاب فنا داغ یعنی حسرت زدہ

حاصل آدمی اگر دنیا کے انقلابات دیکھے عبرت ہوتی ہی اور اگر آنکھ بند کرکے بیٹھ رہے اور
اوسکے حالات کو نہ دیکھے تو باوجود وقت و فرصت تماشے کے اپنی چشم پوشی پر حسرت زدہ
ہوتا ہی کہ اللہ نے ہمین چشم و گوش دیے ہین پھر کیون ہم اوسکی کیفیت کے دیکھنے سے محروم
ہین در مزرعۂ ندامت جز دانۂ اشک چہ باید کاشت و بر دوش شکستہ دل غیر از نالہ چہ میتوان برداشت

الفاظ مزرعہ کشت زار و جائے زراعت باید کاشت فعل بمعنی مصدر دوش
کندھا و شانہ شکستہ دل دل شکستہ

حاصل جب دنیا کی کیفیت یہ ہی تو سوا اشک ریزی او ر نالہ و زاری کے اور کیا ہو سکتا ہی

بہر صفت مجبوریم و در ہر صورت معذور۔

حاصل ہر صورت اور ہر طرح پر ہم مجبور و معذور ہین قطعہ بیدل تا محو گلشن نیرنگیم

گاہے گل و گاہ غنچۂ دل تنگیم ٭ گویند ز رنگہا برون باید بود ٭ دشوار حقیقتے کہ با ہم رنگیم

الفاظ گلشن نیرنگ عالم فانی و دنیا گویند کا فاعل گویندگان و مردمان و رو دنیا کے بہ معنی

باید بود بمعنی مصدر۔

حاصل اے بیدل جبسے ہم دنیا مین پیدا ہوئے اور اسمین محو ہوگئے ہین تب سے کبھی تو

شادان و فرحان مثل گل کے ہین اور کبھی مثل غنچے کے دلتنگ رنجیدہ و غمگین ہین یعنی کبھی

کسی حال مین و کبھی کسی کیفیت مین ایک حال پر قرار نہین۔ لوگ کہتے ہین کہ تارک الدنیا

ہونا چاہیئے اور رنگہائے عالم سے یکسوئی اختیار کرنا چاہیے تو یہ کیسے ہو سکتا ہی اگر یہ بھی کرین

کہ جملہ اسباب دنیا ہی کو ہم ترک کرین تو بھی اوسکے رنگون سے یکسوئی نہین ہو سکتی اسلیئے

کہ ہمارا وجود بھی تو اوسی دنیا کے رنگون مین سے ایک رنگ ہی پس جب تک ہمارا وجود ہی

اسکے رنگون سے جدا ہونا ممکن ہی نہین ٭ اسباب عالم اسباب کے تارک پر لفظ تارک الدنیا کا

صادق نہین آتا جب تک کہ اپنی خودی کا تارک ہو اور خودی کا ترک کرنا حقیقت مشکل ہی

کہ خود تارک اور خود متروک ہونا لازم آتا ہی اور یہ سوا عنایت الٰہی کے ممکن نہین طاقت

بشری سے بعید ہی بقول شاعر گفتی بت پندار شکستم رستم ٭ این بت کہ ز پندار شکستی باقیست

در جناب ہدایت انتسابے کہ دلہا مشوش منتظر ارشاد تسلی اند بعرض صبر و شکر پرداختن

آتش یاقوت را ضبط النفس فرمودن ست آب گوہر را طریق جمعیت و اطمینان وانمودن

الفاظ آتش یاقوت یاقوت کی چمک دمک ضبط النفس آتش کا ہراشتن شعلہ اور آگ کا اشتعال

نکرنا اور لپک نہ مارنا آب گوہر موتی کی آب و تاب وانمودن ظاہر کرنا و بتانا۔

حاصل آپکی جناب مین دلہائے پریشان آپکے رہنمائی تسلی اور صبر کے منتظر رہتے ہین

یعنی جبکہ حالت پریشانی و اضطراب مین مضطر اور مشوش آپکی تعلیم و ہدایت صبر و شکیب کے

مستظہر ہتے ہین پس مضامین صبر وشکر کے آپکی جناب مین عرض کرنا ایسا ہی جیسا کہ آتش یاقوت کو ضبط نفس تعلیم کرنا اور آب گوہر کو اطمینان وجمعیت سکہانا یعنی امر فضول اور بیکار ہی کیونکہ آتش یاقوت مین خود ہی اشتعال نہین اوسے کیا کوئی ضبط سکہائے گا اور آب گوہر مین خود ہی سیلاب اور انتشار نہین اوسے کیا کوئی جمعیت اور اجتماع بتاویگا یعنی آپ خود ہی بڑے صابر اور شاکر ہین پس صبر وشکر کے لیے عرض کرنا امر عبث اور لغو ہی گوہر گرامی اوقات

آن محیط تنزہ یارب در صد قرن کدورت نصیب اندیشہ بے آبی مبیناد

الفاظ محیط بالضم گہیرنے والا و احاطہ کنندہ چونکہ سمندر گرد عالم کے ہی لہذا اوسکو محیط کہتے ہین تنزہ بمعنی پاکیزگی قرن مدت وزمانہ اسکے زمانے کی تعین مین اختلاف ہی بعضے تیس برس بعضے اسی برس و بعضے ایک سو برس اور بعضے اسسے بھی کم و زیادہ کو ایک قرن کہتے ہین -

حاصل فقرۂ دعائیہ ہی اے پروردگار اوس محیط تنزہ یعنی مخاطب کے اوقات کی گوہر گرامی کو صدہا قرن تک بے آبی و بے رونقی کے اندیشے مین کدورت نصیب نہو یعنی آپکے زمانہ کی ترقی رہے اور بے رونقی کا گمان بہی وہان تک رسائی نپائے وحدیقۂ عمر فیاض آن بہار تقدس

بہزار فصل تغیر رنگ مبیناد -

الفاظ حدیقہ باغ فیاض فیض دہندہ تقدس پاک اور (آن بہار تقدس) یعنی مخاطب تغیر رنگ رنگ تغیر -

حاصل یہ فقرہ بہی دعائیہ ہی اے پروردگار مخاطب کے عمر کا باغ ہزاروں فصل تک متغیر و خزان رسیدہ نہو

بہ شکر اللہ خان در انتخاب اشعار نسخۂ الیشان

نگاہ تامل خرام ہنوز گلچین بہارستان معانی ست و فکر گریبان سپہران سرگرم نشاء تحقیق رسائی

الفاظ نگاہ تامل خرام بترکیب اضافی نظر غائر و باریک بین و معانی رس فکر گریبان سپہر بترکیب اضافی فکر رسا اور بڑے غور کرنے والے ہنوز کلمۂ انتہائیہ ہی جسکا اصل اسکی (ہم آن) ہی یہ کلمہ واسطے تشبیہ کسی حالت یا امر مذکورۂ بالا کے آتا ہی یا معنی حصر کے پیدا کرتا ہی

یعنی جو حالت کہ ابتدا مین تھی پایا ہوا امر کہ پہلے تھا ویسا ہی ہی اوسکے خلاف نہین سرگرم معنے

حاصل میری نظر تامل ابھی تک معانی کے باغ مین گلچینی کر رہی ہی اور جسطرح پیشتر
تحقیق کے آمادہ تھی اوسیطرح میری فکر فارغ تحقیق کے نتیجے مین سرمستی و مستعد ہی

بانتہای خیابان رنگینی ہا سری نکشیدہ ہست تا طومار شوق بعنوان نفس آرائی بہ سامند
و عنان رشتۂ تردد بہ پیچش تسلی باز گرداند۔

الفاظ خیابان کیاری تا بیانیہ ہی سر کشیدن سرفراز شدن عنان لگام۔

حاصل سطر مذکور کی خیابان رنگین کے انتہا تک مین ابھی نہین پہونچا ہون کہ دفتر شوق کو
نفس آرائی کے عنوان سے آراستہ کرون اور تردد کی لگام کو تسلی کی پیچش سے پھیرون
یعنی اوس کتاب کے مضامین رنگین کی وجہ سے ابھی تک ممکن نہوا کہ میرا شوق باز رہے اور
کار انتخاب سے مین ابھی تک فراغ حاصل کرون

اندیشہ یعنی پرواز آشیان بند اینجا ہوای
این گلشن ہست و تصور خیال پروانۂ شمع افروزان تماشای این انجمن۔

الفاظ آشیان بند مقید و سکونت پذیر شمع افروز محو و ہمہ تن مصروف۔

حاصل اندیشہ اس باغ کی ہوا مین منجملہ آشیان بندون کی ہی اور تصور اس انجمن کے
تماشا و سیر مین شمع افروزون کے زمرے سے ہی اور اسمین ہمہ تن مصروف اور محو ہی ہوا کے
معنی اگر خواہش کے لیے جائین تو مطلب ظاہر ہی کہ اندیشہ اس گلشن کی خواہش مین آشیانہ
باندھتا ہی اور اگر ہوا سے وہی ہوا یعنی باد مقصود ہو تو ایک کنایہ لطیف ظاہر ہوگا
یعنی اس باغ کی ہوا مین آشیانہ بندی کرتا ہی قاعدہ ہی کہ جب مضمون دقیق فہم مین نہین
آتا ہی تو اوسکے حل کرنے اور سمجھنے مین فکر کو خوض و تامل ہوتا ہی اور یہی خوض و تامل مشابہ
و مناسب آشیان کی ہی کیونکہ ابھی فکر کو اصل مطلب تک رسائی نہین ہوئی اور فقط اوسکے
متعلقات اور لوازمات پر نظر ہی اور اوسکے تردد مین مضطر رہتی ہی اور کسی امر خاص پر
قائم نہین ہوتی لہذا اوسکے مقامگاہ کو ہوا قرار دیا اسلیے کہ ہوا پر قیام و استقرار نہین ہوتا

اور ہمیشہ اضطرار رہتا ہی اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ فکر گویا وجود غور کامل و تفحص گویا وجود
صرف بلیغ کوشش کے ابھی تک حصول مقصود نصیب نہین ہوا اور اصل مطلب تک رسائی اور کسی امر
خاص پر قیام نہین ہوا- ان دونون فقرون مین کمال لطف سے وہ حالت بعینہ مذکور ہوئی ہی کہ
مطالعہ مضامین دقیقہ یا تکمیل فہم معانی مین اہل ذوق پر گذرتی ہی بہار امید غنچہ این نشست است
کہ بستہ بندی ربط معانی گل ترتیب این خدمت را متاع رنگ دست اخلاص نماید و مکتوب
حقائق اسلوب معارف مضمون بیواسطہ قاصد و پیام بنظر رافت اثر وا کشاید۔

الفاظ: دستہ بندی گڈی باندھنا گلدستہ بنانا ربط باندھنا و بندش ترتیب مرتب کرنا اور
درجہ بدرجہ رکھنا متاع روئی دست اخلاص نمودن اظہار خلوص و خلاص کردن متاع رنگ
دست کنایہ ہی اسباب عمدہ سے حقائق جمع حقیقت اسلوب طریقہ و لباس معارف شناخت
و پہچان اور مشہور اور اہل علم و صاحب فضل رافت مہربانی نماید کشاید کا فاعل ضمیر راجع بجانب
کاتب (حقائق اسلوب) اور (معارف مضمون) یہ دونون جملہ اسمیہ مکتوب کی صفت ہین
یعنی مکتوب کہ اسلوب او حقائق ست و مضمون او معارف ست امید کو بہار سے اور تمنا کو غنچے سے
مشابہت اسلیے دی ہی کہ امید اوس یقینی امر کو کہتے ہین جسکا وقوع اسکے ذہن مین راجح و غالب ہو
اور تمنا صرف اوسی چیز سے مراد ہی جسکی خواہش اوسکے دل مین ہی پس حالت امید سرور
و شگفتگی ہی لہذا بہار سے موافق ہوئی اور حالت تمنا حالت بستگی و تردد ہی لہذا غنچے سے مطابق ہوئی
حاصل میری امید اس تمنا کے غنچہ بکلی ہی کہ ربط معانی کتاب مذکور سے گلدستہ بندی کرکے
اپنی اس خدمت یعنی ارتباط معانی کو متاع اخلاص بنا دے یعنی اوس کتاب کے معانی کو باہم
ربط دون اور یہ خدمت میرے کمال اخلاص کی زینت ہو جائے اور یہ بھی امید ہی کہ اس
مکتوب کو بدون قاصد و پیغام اپکے روبرو اپنے ہی ہاتھ سے کھولون اور خود حاضر ہوکے یہ کتاب پیش کر لون

بشکر اللہ خان

ابیات کشودست ہر سطرے از نامہ ام ٭ پرو بال از خویش راہی شدن ٭

بطوف جنابیکہ از خاک آن ؛ توان محرم قبلہ گاہے شدن ؛

الفاظ راہی شدن مسافر ہونا اور بترکیب خویش بمعنی از خود رفتہ ہونا طوف طواف کرنا اور گرد پھرنا یہ فعل مخصوص بہ بیت اللہ ہے کہ گرد کعبے کے طواف کرتے ہین مگر اور مقامات پر بھی تعظیما اور تشبیہاً کو کرتے ہین محرم بالفتح آگاہ و ہمراز قبلہ جسکی طرف متوجہ ہون اور اوسکی طرف منھ کرین یہ کعبی اسی وجہ سے قبلہ کہتے ہین قبلہ گاہی ہین (ی) کبھی زائد ہوتی ہے یعنی قبلہ گاہ اور کبھی متکلم اگرچہ (ی) متکلم مخصوص بلغات عربی ہے فارسی مین استعمال جائز نہین اور جو بعض مقامات فارسی مین مستعمل ہے وہ بغیر سماعت اہل زبان کے صحیح نہین ہے

حاصل میرے خط کی ہر ایک سطر ایسی درگاہ کے طواف کے لیے خواہش مند و از خود رفتہ ہے کہ اوس درگاہ کے خاک کے فیض و برکت سے محرم قبلہ گاہی ہو سکتا ہے اور درگاہ الٰہی کے راز و اسرار اوسپر منکشف ہو سکتی ہین یعنی وہ درگاہ وسیلہ اور ذریعہ قرب جناب باری ہے

کنون خواہد از شوق آن آستان ؛ خم پیچ خطم کج کلاہے شدن ؛

الفاظ خم پیچ خط مراد از شکنہاے پیچیدگی خط کجکلاہ ٹیڑھی ٹوپی مراد سرفراز و مفتخر شوندہ ۔ بادشاہان فارس کا لقب ہے ۔

حاصل آپکے آستانہ بوسی کے شوق مین میرے خط کے خم و پیچ کجکلاہ ہونا چاہتے ہین چونکہ آپکے آستانے پر سر جھکانا و سجدہ کرنا موجب سرفرازی و باعث فخر و اعزاز ہے اور خم پیچ مین حالت سجدے کی بھی پائی جاتی ہے پس بقدر مشابہت کے اوسکو فخر و ناز حاصل ہو تو ہم ساختے

ای نسیم بہارش چو آنجا رسے ؛ سجدہ خواہی شدن ۔

حاصل اے نسیم بہار کی تیزی ابھی یہ حال ہے کہ اگر ایک دم کے لیے بھی وہان پہنچیگی تو سرنگون ہو جائیگی اور سجدے کی صورت بن جائیگی

اندیشہ ریشہ دوانیدہ در زمین تصور بہ کاشت طوبے خارستان اجابت گردید ۔

الفاظ ریشہ بالکسر بمعنای درخت کی باریک جڑین و بمعنی زلف و دستار کے ہین ۔

طوبے نام بہشت درخت کا کہ تمام بہشت مین اوسکی شاخین پھیلی ہوئی ہین خلدستان
بہشت (بستان) واسطے کثرت کے مستعمل ہوتا ہی۔
حاصل میرا اندیشہ جس دعا کے ریشے کو زمین تصور مین بوتا تھا وہ ریشہ خلدستان اجابت کا
طوبی ہو گیا یعنی جو دعا کہ میرے خیال و تصور مین تھی وہ بخوبی درجہ اجابت اور قبولیت کو
پہونچی و تامل ہوا سے تا نیکہ در پردہ نقش داشت کیفیت صبح اقبال بجلوہ رسانید۔
الفاظ تامل یعنی اندیشہ و فکر ہوا خواہش و تمنا۔
حاصل جس تمنا کی ہوا میرا تامل پردہ نقش مین رکھتا تھا اوس ہوا نے کیفیت صبح اقبال کی
حاصل کی یعنی جو خواہش میرے خیال مین پوشیدہ تھی وہ ظہور مین آئی اور ثنا کرنیکا اتفاق آیا
ابیات حسود دشمن گرچہ آئینہ افلاک خواہد شد ❊ بزرگیہاش مثال ہباے خاک خواہد شد
الفاظ حسود دشمن جمع حاسد آئینہ افلاک مراد آفتاب ہے ہباب ہے مثال ہمشکل ہمصورت مانند
حاصل تیرا دشمن اگر سراپا آفتاب بھی ہو جاوے یعنی رفعت و بلندی مرتبہ مین مثل آفتاب کے
ہو جاوے تو بھی اوسکی بزرگیان ہباے خاک کیطرح بتحقیق و ناچیز ہونگی۔ ایک امر
لطیف اسمین یہ ہی کہ آفتاب کی بڑی بزرگی اور صفت اوسکی روشنی اور شعاع ہی جو
اور وہ ہمیشہ زمین پر پڑتی ہی لہذا مصنف نے شکل تنزل اس مثال سے پیدا کی ہی کہ اگرچہ
وہ مثل آفتاب کے ہو مگر اوسکی بزرگیان مثل انوار آفتاب کے مائل بہ پستی رہینگی بیت چو نور
اقبالت کند سامان خورشیدی ❊ مخالف سایہ وار از لوح امکان پاک خواہد شد۔
حاصل جہان تیرے اقبال کا نور خورشیدی کا سامان کرے اور خوب ترقی پر ہو وہان
دشمن اور مخالف مثل سائے کے لوح امکان اور وجود سے پاک اور دور ہو جائیگا یعنی
جیسے آفتاب سے سایہ دور ہو جاتا ہی اسیطرح تیرے اقبال سے دشمن عالم امکان سے دور
ہو جائیگا غرور خیرہ چشمان رخسار لمعہ صفت ❊ مژہ گرد افکند تا سینہ وقف چاک خواہد شد
الفاظ خیرہ چشم شوخ و بیباک لمعہ چمک روشنی مژہ پلک وقف چاک شدن بالکل چاک ہو جانا

ترکیب (غرور خیرہ چشمان) اسم فعل ناقص (در خیال لمعۂ تیغت) ظرف (مژہ گرواکند) شرط اور فاعل اسکا ضمیر راجع بجانب غرور خیرہ چشمان (تا سینہ) متعلق (وقف چاک) خبر (خواہد شد) فعل ناقص یہ جملہ جزا ہی شرط کی۔

حاصل تیری تیغ میں وہ تیزی اور چمک ہی کہ اوسکے دیکھنے سے آنکھہ خیرگی کرتی ہی اور کوئی اوس سے آنکھہ ملا ہی نہیں سکتا اور اگر بالفرض کسی شوخ چشم کا غرور تیری تیغ کی چمک پر خیال اور تصور مین مژہ وا کرے تو اوسکا سینہ تک چاک و دریدہ ہو جائے سینے کی قید اسوجہ سے زیادہ لطف دیتی ہی کہ معدن حرارت اصلی جو کہ باعث حیات ہی اور وہ دو نون عضو رئیس دماغ اور قلب کہ بغیر اونکے حیات انسانی محالات سے ہے یہین تک ہین

در آن محفل کہ بالد نشۂ کیفیت جاہت بہ دماغ سرکشان از سرنگونی تاک خواہد شد

الفاظ نشہ بالیدن نشہ کا بڑہنا اور زیادہ ہونا تاک خوشۂ انگور کو کہتے ہین وہ انگور کی ٹٹی جسپر انگور کی بیل پہیلائی جاتی ہی —

حاصل جس محفل مین تیرے جاہ کی ترقی ہوا وسمین دماغ سرکشون کا سرنگونی کے سبب سے مثل تاک انگور کے ہوگا۔ نشہ و تاک کا لانا خالی مناسبت و لطف سے نہین ہی کیونکہ انگور مائیہ نشہ ہی —

ظہور قدرت حق محرک سلسلۂ خواطر باد —

حاصل قدرت حق کا ظہور زنجیرہاے خواطر کو تیری طرف تحریک دینے والا رہے یعنی جملہ مخلوق تیری مسخر و مطیع رہے

در تنبیہ تصحیح کتاب کہنہ

یہ رقعہ مصنف نے کسیکو کسی کتاب کہنہ کی تصحیح کے بارے مین لکھا ہی اور وہ کتاب بہت پرانی و کہنہ تھی عبرت نگاہا این متن حاشیہ قدیم (کہ تبرکا در کتاب جا نگہداشتہ اند) نہ قابل آنست کہ از رویش نسخہ توان برداشت و نہ شایستہ اینکہ بذوق آن تصحیح بر اوقات توجہ باید گماشت

الفاظ عبرت پند و نصیحت گرفتن — اندیشہ نگاہا یہ الف ندائیہ متن وہ عبارت جسکی شرح

لکھی جاوی حاشیہ قدیم ایک حاشیہ ہی شرح کتاب تجرید کا مصنف اسکا محقق دوانی ہی لیکن متن
حاشیہ قدیم یہ کتاب کہنہ کہ متن ہی حاشیہ زمانہ قدیم کی یہان بکمال مبالغہ مصنف کو منظور ہے
قاعدہ ہی کہ اول متن تصنیف ہو لیتا ہی تب اوسپر حاشیہ لکھا جاتا ہی پس مصنف اوس کتاب کے
کہنگی اور قدامت بیان کرتا ہی کہ یہ متن کہنہ حاشیہ قدیم کا ہی یعنی قدیم زمانے سے بھی یہ پرانا اور قدیم ہی
اور زمانہ قدیم اسکا حاشیہ ہی نسخہ نتوان برداشت یعنی نقل نمیتوان کرد تضییع براوقات توجہ
باید گماشت اوقات توجہ خودرا ضائع نتوان ساخت تضییع بیکار و رائگان کردن —

حاصل ای عبرت نگاہ یہ کتاب جسے آپنے تبرکاً اپنے کتب خانے مین محفوظ رکھی ہی نہ تو قابل اسکے ہی
کہ اوسکی نقل لیجاوے اور نہ لائق اسکے ہی کہ اوسکے ذوق مین اپنی توجہ کی اوقات ضائع کیجاوین
ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہی کہ وہ کتاب حاشیہ قدیم کی متن یعنی کتاب تجرید ہو جو انہین سست کرنیکو دیکھی ہے

فرسودگیہا کہ مرور ایام ازان سو عظام رمیمش پروردہ و تفرقہا کہ امتداد زمان بطرف اوراق خرابش تحشیہ کردہ

الفاظ فرسودگی حاصل مصدر فرسودن گھسنا اور کہنہ ہونا مرور گذرنا ایام جمع یوم بمعنی
دن آن سو بمعنی یک طرف عظام جمع عظم بمعنی ہڈی رمیم بوسیدہ اور گھنی ہوئی ہڈی
امتداد درازی و دراز شدن تحشیا الف بدل ہی (ی) سے معنی اسکے جسکا
حاشیہ لکھا گیا ہی —

حاصل ادھر تو فرسودگی مرور زمانہ نے اوسکے عظام رمیم کی پرورش کی ہی اور ادھر
تفرقہ درازی مدت نے اوسکے اوراق خراب بوسیدہ پر حاشیہ چڑھایا ہی یعنی اوس کتاب کے
اجزا اور اوراق بالکل فرسودہ و بوسیدہ اور پارہ پارہ ہوگئے ہین فرسودگی کا پرورش
کرنا بالکل فرسودہ کر دینا ہی اور تفرقہ کا تحشیا کرنا سراسر پارہ پارہ کر دینا ہی و تنہا بآن التیامی

کہ اگر وصال اجزای تخییل در ہر رقعہ تحت ولی صرف کند از عہدہ ربط بر نیاید —

الفاظ التیام باہم گر پیوستہ ہونا اور زخم کا بہرنا وصال بالفتح تشدید دوم صیغہ مبالغہ
بڑا وصل دینے والا اور ملانے والا اور وہ کہ کتاب شکستہ و کرم خوردہ کو جوڑے اور درست کرے

تخیل خیال کرنا اور وصال اجزاے تخیل جسکے خیالات بہت عالی ہون رقعہ ٹکڑا اور پیوند لخت
ٹکڑا لخت دل سے مراد توجہ دلی ہی عہدہ ذمہ داری ربط بندش وملانا۔

حاصل اوس کتاب کے اوراق ایسے منتشر وبے التیام ہین کہ اگر وصال اجزاے تخیل اوسکے
ہر پیوند مین اپنے دل کے ٹکڑے صرف کرے تب بھی اوسکا ارتباط اور التیام نکر سکے یعنی جو شخص
کہ خیال کے اجزا کو وصل کرتا ہی وہ بھی اس کتاب کو درست اور مربوط نہین کر سکتا ہی

وخطوط با آن بے سوادی کہ اگر کاتب دبستان تامل در ہر نقطہ مردمکے بکار برد سیاہی و نظر پا نخواہد

الفاظ سواد روشنائی وسیاہی وبستان دبستان کا مخفف ہی بمعنی مکتب جای تعلیم وادب
(کاتب دبستان تامل) بڑا تامل کرنیوالا ودانا وعاقل وفہیم مردمک آنکھہ کی پتلی۔

حاصل کہنگی کی وجہ سے اوس کتاب کے خطوط اور حروف کی سیاہی ایسی اوڑگئی اور جاتی رہی کہ اگر کاتب
دبستان تامل اوسکے ہر نقطے پر اپنی مردمک چشم جو سیاہ اور ہمشکل نقطے کے ہوتی ہی لگا دے تو بھی
سیاہی اوسمین محسوس نہو اور وہ خطوط سیاہی پذیر نہون (مردمک چشم بکار بردن) سے کمال
غور ونظر بھی مراد ہو سکتی ہی۔ خطوط۔ سواد۔ کاتب۔ دبستان۔ نقطہ۔ سیاہی۔ نظر۔
وغیرہ کا اجتماع خالی تناسب سے نہین ہی۔ خطوط کا لفظ لانا اور حروف کا ترک کرنا بھی
خالی مبالغے سے نہین ہی کہ اوس کتاب کے حروف بسبب کہنگی پڑھی نہین جاتی فقط خطوط سے

معلوم ہوتے ہین از فرط کرم زدگیہا ہر صفحہ ہزار چشم بمطالعہ معنی عدم کشادہ وہر حرف ابعد
مغاک غور رسوہومی افتادہ۔

الفاظ فرط کثرت وبہتایت کرم بالکسر کیڑا مغاک گڑھا او گہری جگہ غور تامل وگہرائی موہوم وہمی

حاصل نہایت کرم زدگی وکرم خوردگی سے اوس کتاب کے ہر صفحے نے معنی عدم کے مطالعے کے لیے
ہزار آنکھین کھولی ہین یعنی کیڑون کے ہزار ہا سوراخ ہوگئے ہین اور یہ ظاہر ہی کہ یہی سوراخ
اوسکی عدم ونابودی کے باعث ہوتے ہین اور ہر حرف اوس کتاب کا مغاک غور وہومی ہین

یہ ٹاپی یعنی وجود اوسکا بالکل وہمی ہوگیا ہی سقمی ہمارہ کہ صحت بجواستی تصور بش بار تواند یافت

و تفرقہ چیدہ کہ جمعیت معمای شیرازہ اش تواند شگافت۔

الفاظ سقم بیماری و نقصان جمع اسکی اسقام ہی صحت تندرستی و رفع نقصان تفرقہ چیدن تفرقہ کا جمع کرنا متفرق پراگندہ ہونا معما چیستان و پہیلی و ایک صنعت کا بھی نام ہی شیرازہ جس دہاگے کیوجہ اجزا کتاب مجلد کے باہم جمع رہتے ہین۔

حاصل اس کتاب مین ایسا سقم اور نقصان نہین ہی کہ صحت اوسکی ممکن ہو اور اوسکے اوراق اور اجزا مین ایسا تفرق و انتشار نہین ہی کہ جمعیت اور درستی اوسکی ممکن ہو اوسکے تصوف کے حاشیے پر جمعیت کا دخل نہ پانے اور اوسکے معما شیرازہ کو جمعیت کے کھولنے سے مبالغہ در مبالغہ مقصود ہی اور کتاب منتشر اور متفرق کے لیے شیرازہ کا ثابت کرنا اور شگافتن سے جمعیت کا ثبوت اور تفرقی کے لیے معما کا لانا بڑی خوبی اور لطافت ہی

فراہم آوردن اجزای خسش اجزای پیکر پوسیدہ عمر دوبارہ بخشیدن ست از گیاہ متلاشی تازگی بہار دمانیدن

الفاظ فراہم آوردن جمع کردن پیکر پوسیدہ صورت و جسم کہ اجزا اوسکے سڑ گئے ہون متلاشی متفرق و از ہم پاشیدہ و نابود شدہ معدوم۔

حاصل اس قسم کے اجزا کو جمع اور درست کرنا پیکر پوسیدہ کو دوبارہ زندہ کرنا ہی اور گھاس متلاشی کو آب و تاب بہار کی دینا ہی یعنی اس کتاب کا درست کرنا مردہ کو زندہ کرنا اور سوکھی گھاس کو تر و تازہ کرنا ہی

نفس سوز جہد را در حشر الفاظش مباہات اسرافیلی ست و خیال بند غور را در ایجاد معانیش ناز جبرئیلی۔

الفاظ نفس سوز جہد جہد موصوف موخر اور نفس سوز صفت مقدم یا ترکیب اضافت بیانیہ حشر اوٹھانا اور زندہ کرنا مباہات فخر و عزت اسرافیل نام ہی ایک بڑے فرشتے کا کہ قیامت مین بعد فنای عالم جب دوبارہ صور پھونکین گے تب سب مردے زندہ ہو جاینگے خیال بند غور غور موصوف موخر خیال بند صفت مقدم یا ترکیب اضافی ناز فخر جبرئیل نام ایک بڑے فرشتے کا ہی جو کہ انبیا علیہم السلام پر احکام الٰہی لاتے تھے۔

حاصل کوشش اور جہد کو اوس کتاب کی الفاظ کے حشر مین وہ فخر حاصل ہی جو کہ حضرت

اسرافیل کو حشر مین حاصل ہوگا یعنی اوسکے الفاظ مین کسیطرح کا جان ہی نہین اور کسیطور سے
پڑھے نہین جاسکتے اور اگر بڑی کوشش سے وہ مفہوم ہون اور پڑھے جاوین توگویا جہد کو مرتبہ
حضرت اسرافیل کا حاصل ہوا اور وہ مردے کو زندہ کرے اور غور و فکر کو اون الفاظ کے ایجاد
معانی مین تازہ جبرئیلی ہی چونکہ حضرت جبرئیل علم غیب کے انبیا علیہم السلام پر پہونچانیکے لیے اسرار غیب
سے واقف ہوا کرتے تھے ویسا ہی یہ غور بھی واقف اسرار غیب ہوگا نخستین جریدہ کہ منقول عنہ
لوح محفوظ تصور بیتوان نمود امروز بمطالعہ رسید و اولین مسودہ کہ زائچہ عقل کل مستخرج از وہ
گمان باید کرد بالفعل موضوح گردید۔

الفاظ نخستین مرکب ہی (نخست) بمعنی اول و (ین) نسبت کے جیسے اول سے اولین و زنگین
و زرین جریدہ دفتر منقول عنہ جس سے کوئی چیز نقل کرین لوح محفوظ تختی حفاظت کی گئی نام
اوس لوح کا ہی جسمین روز ازل تمام مخلوقات کا احوال لکھا ہوا ہی زائچہ وہ کتاب یا کاغذ کہ
اہل تنجیم اوسمین احوال افلاک و ستارون کا شخص مولود کے مطابق کرکے لکھتے ہین عقل کل حضرت جبرئیل
یا حضرت آدم مستخرج اسم مفعول مصدر استخراج کا ہی یعنی برآوردہ شدہ اور نکالا گیا موضوح ظاہر و فضیح شدہ

حاصل پہلا اور بہت پرانا دفتر جسے یہ تصور کرسکتے ہین کہ لوح محفوظ باوجود قدامت اپنی کے
اسی سے منقول ہی آج مطالعے مین آیا اور قدیم پرانا پہلا مسودہ جس سے عقل کل کے زائچے کا استخراج
ممکن ہو بالفعل ظاہر ہوا اگر نسب نامہ مولویت بزرگان موقوف شرح او باشد در آتش انداختن
بہ از ان ست کہ بر روے آب باید آورد۔

الفاظ مولویت مولوی ہونا (ی) کو مشدد پڑھنا چاہیے بسبب ادغام یای (یت) نسبت کے
بر روی آب باید آورد گنایہ ہی ظاہر باید ساخت سے۔

حاصل اگر بزرگونکی مولویت اور فضیلت کا نسب نامہ اوسی کتاب کی شرح پر موقوف ہی کہ بغیر اوسکی
شرح کیے ہوے خاندانی فضیلت و مولویت مین بٹہ لگتا ہی تو بھی اسکا جلا ڈالنا ظاہر کرنے
سے بہتر ہی اگر چہ نوشتہ او با بعرض آن منحصر ست بر باد دادن اوست اگر کہ طبیعت

راغبار آلود ننگش باید کرد۔

الفاظ آیا جمع ہے اب بمعنی پدر منحصر حصر کیا گیا اور گھیر آگیا برباد دادن خراب کرنا و نابود کرنا ننگ عار و شرم۔

حاصل اگر استعداد آبائی و خاندانی اسی کتاب کی پیشکشی پر موقوف ہے تب بھی اوسکو برباد کرنا بہتر ہے اوس سے کہ طبیعت اسکی ننگ و عار مین غبار آلودہ کیجائے دونون فقرون کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نام و افتخار اس کتاب کی درستی اور صحت پر موقوف اور منحصر ہو تو بھی اس افتخار سے دست برداری بہتر ہے اور اسکی درستی اور صحت کے ننگ و عار گوارا کرنا اچھا نہین ہے

صوابی بہ ازین نیست کہ بتوقع صلاحش عذاب بر طبع بیدماغان نگمارند و بہ تکلیف صحتش بیماری مزاج بیدلان روا ندارند۔

حاصل امور حسنہ مین سے اس بات سے بہتر اور بڑھکر کوئی امر نہین ہے کہ اوس کتاب کی درستی کی امید مین مجھ بیدماغ کی طبیعت پر عذاب مقرر نفرمادین اور اوسکی صحت کی تکلیف دہی سے میرے مزاجکی بیماری جائز نرکھین۔ صواب۔ عذاب۔ صحت۔ بیماری۔ مزاج۔ تکلیف۔ کا اجتماع اجتماع تضاد ہے۔

بشکر اللہ خان

ممدوح حکیم مصنف کی بادشاہ کے حضور سے ترقی ہوئی تھی اور خطاب عطا ہوا تھا چنانچہ عبارت مصنف سے مفہوم ہوتا ہے اوسکی تہنیت اور مبارکبادی مین یہ رقعہ لکھا گیا ہے مبارکباد اضافہ منصبی

کہ چون فطرت عرفا نردبان منظر بے نہایتی ست و تہنیت اقبال خطابیکہ چون حصول اسم اعظم اسرار بنائے قدرت آیتے بپیوند ذات معالی درجات صاحب دلنواز نمایاد۔

الفاظ فطرت دانائی عرفا جمع عارف کی بمعنی خداشناس نردبان زینہ یعنی سیڑھی منظر جای نظر کردن کھڑکی و روزن وغیرہ تہنیت مبارکباد اقبال پیش آمدن و پیش شدن اسم اعظم نام بزرگ۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے ہر نام کو اسم اعظم کہسکتے ہین مگر ایک نام خاص ہے جو کہ سوائے کملا کے اور کسیکو معلوم نہین ہے تاثیرات اوسکے نہایت سریع ہین ورد وہ اسم قرآن مین

کسی جگہ مذکور ہی مگر تعین اوسکا معلوم نہین اور بعضے کہتے ہین اسم اعظم اللہ ہی اسلیے کہ اسم ذات یہی ہی واللہ اعلم بالصواب —

ترکیب (مبارک با واضافہ منصبی کہ) یہ ترکیب اضافی اسم موصول (چون فطرت عرفا نزد بان منظر بے نہایتی ست) یہ جملہ صلہ موصول سے ملکر معطوف علیہ ہوا (و تہنیت اقبال خطابیکہ) یہ ترکیب اضافی اسم موصول (چون حصول اسم اعظم اسرار نماے قدرت آئینے) یہ جملہ صلہ موصول سے ملکر معطوف ہوا معطوف علیہ معطوف سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کا (مؤید ذات معالی درجات صاحب لنواز با) خبر (باد) فعل ناقص۔

حاصل اوس منصب کا اضافہ اور اوس خطاب کا حصول آپکی ذات کا مؤید رہے کہ جو کہ مثل فطرت عرفا کی منظر بے نہایتی کا نزد بان ہی اور اوسکی کوئی نہایت نہین اور جو کہ مثل حصول اسم اعظم کے اسرار نماے قدرت الٰہی ہی بعرض اعداد این خطاب قدرت القاب بساط پیشکشی می پردازد و بساز تطبیق این نام عالی مقام زمزمہ شگونی می طرازد۔

الفاظ عرض ظاہر کرنا کسی چیز کا پیش کرنا خطاب بادشاہ یا حاکم کی طرف سے عزت کے لیے کوئی نام مقرر کیا جائے ساز باجا تطبیق مطابقت دادن زمزمہ نغمہ آہستہ گانا شگون فال نکالنا۔

حاصل اس خطاب قدرت القاب کے اعداد کے پیشکشی اور ظاہر کرنیکے لیے بساط برکت مبارکی کا آراستہ کرتا ہی اور ساتھہ ساز تطبیق اس نام عالیمقام یعنی ممدوح کی زمزمہ شگون کا گاتا ہی یعنی جو خطاب اور نام ممدوح کو ملا ہی اوسکے ہم عدد عرض کرکے فال نیک نکالتا ہی اور فقرہ کہ جو مصنف نے بطور دعا کے مذکور کیا ہی وہ ممدوح کے خطاب کا ہم عدد ہی کہ اثر بخش مراتب اسما فائز عالم اقتدار گرداناد۔

الفاظ اثر بخش مراتب اسما یعنی اللہ تعالی عالم اقتدار قدرت و مرتبہ عالی۔

حاصل خداوند تعالی ممدوح کو عالم اقتدار کا فائز اور پہنچنے والا کرے یعنی بہت بڑا مرتبہ ہو۔ اور اعداد اس فقرے کے ۲۵۹۵ - ہین ممدوح کو جو خطاب ملا ہوگا اوسکے

اعداد بھی ۵۹۵-۳- ہونے گروہ خطاب تحقق نہین کر کیا تھا۔

بہ عنایت خان

سـ ۵ عمدۂ بارگاہ عزت دستان ؛ خان گلشن لقا عنایت خان ؛

الفاظ خان لقب ہو بادشاہان ترکستان کا وہ بمعنی رئیس و امیر بھی مستعمل ہی لقا بالکسر دیدار

رفعت اساس من ہرچند دیدہ و دل اشتیاق منزل متحیر و مضطر تصور جدائی ست بحکم مصلحتے که

درکارگاہ صنعت تقدیر مقرر ست بے اختیار صبر آزمائی —

الفاظ رفعت بلندی اساس جڑ و بنیاد بحکم قبل اسکے (مگر) کا لفظ مقدر ہی آزمائی بیا ی مصدر

حاصل ای میرے مخاطب بلند مرتبہ ہرچند کہ میرا دیدہ اور دل جدائی کے تصور سے متحیر و مضطر ہی

مگر بحکم اوس مصلحت کے کہ تقدیر مین مقرر ہو چکی ہی چار و ناچار امتحان صبر کرنا ہی اور صابر ہونا ہی

پیکر معذور گرمید اشت رنگ طاقتی ؛ خاک میشد از جدائیہاے آن جان جہان —

الفاظ پیکر معذور رشکل خود بمعنی طاقتے بیاے تنکیر

حاصل اگر مجھ مین کچھ بھی طاقت اور خود اختیاری ہوتی تو آپکی جدائی اور دوری مین خاک

و نیست و نابود ہو جاتا سخت جانی سنگ بر دل بست من بے اختیار ؛ از نم خجلت نہان چون آب در سنگم نہان

الفاظ سخت جانی بیاے مصدری سنگ بر دل بستن محاورہ ہی صبر اور مجبوری سے

نم تری خجلت شرمندگی۔

حاصل سخت جانی نے مجھی مجبور کر دیا ہی اور مین بے اختیار ہون ورنہ تیری جدائی مین میرا

زندہ رہنا غیر ممکن تھا اب مین اپنی زندگی سے نہایت خجل ہون و رعرق خجالت مین ایسا غرق اور

چھپا ہوا ہون جیسے کہ پانی پتھر مین پوشیدہ ہوتا ہی لیک با این عجز دارم دستگاہ نالہ را

کرطپیدن رشتہ می بند دلیبا ز آسمان ؛—

الفاظ لیک حرف استثنا یہ مضمون شعر بالا کے مضمون سے مستثنے ہی دستگاہ طاقت

و درشتہ بیا ز آسمان بستن تا آسمان رسانیدن —

حاصل لیکن باوجود اس عاجزی اور ناطاقتی کے میرے نالے مین ایسی قوت اور قدرت ہی
کہ آسمان کو بھی تڑپا دیتا ہی یا میری طپش کی کیفیت کو آسمان تلک پونہچا دیتا ہی۔ ساز بجانا تار پر
موقوف ہوا کرتا ہی پس تار باندھنے سے ساز کا بجانا مقصود ہی یعنی طپیدن کی حالت آسمان سے
پیدا کر دیتا ہی یا میری طپش کی خبر آسمان تک لیجاتا ہی آبیار بہائے اشکم از اثر نومید نیست ؛

صبر دارم تا نہال من شود طوبیٰ نشان ؛

الفاظ ابیاری آب پاشی اور سینچنا نہال درخت طوبیٰ ایک درخت بہشتی کا نام ہی
جو نہایت عظیم الشان ہی اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہی۔

حاصل میرے اشک کی آبیاری کو اثر سے نا امیدی نہین ہی ضرور اوسکا اثر ہوگا لہذا مین
صبر کرتا ہون کہ میرا نخل مراد مثل طوبیٰ کے سرسبز ہو جاوے اور عنقریب وصال ہو جاوے

اے سحاب فضل زان رشحے کہ عالم پرورست ؛ آن نہال آرزو ہارا بکام دل رسان ؛

الفاظ سحاب ابر و بدلی رشح چکیدگی آب کام مقصد و مراد۔

حاصل اے سحاب فضل یعنی اے خداوند تعالیٰ اوس رشح کرم سے کہ عالم پرور ہی اوس
نہال آرزو یعنی مخاطب کو مقصد دلی پر فائز کر یا سحاب فضل سے مخاطب مراد لین یعنی اے
مخاطب تو کہ فضل کرم کا سحاب ہی اور تمام عالم پر تیرا فیض جاری ہی ہماری آرزو نکو بھی پورا
کر اور اپنے وصال سے سرفراز فرما۔ و سانچہ آن گوہر دریائے مقصود ہی حصول جمعیت ابر وست

شکر گزاریم و ہم چون آن ثمرہ حدیقہ مراد در وصول مراتب کمال باشد لیکن گرانتظار۔

الفاظ حدیقہ باغ آئین پوشیدگی و حجاب پوشیدہ آور شگافت اور دگر مفید معنی فاعلیت
و بعضی صاحب خداوندا آن گوہر دریائے مقصود اور آن ثمرہ حدیقہ مراد سے مخاطب
مراد ہی یعنی آپ ہماری مقصود کے گوہر ہین اور آپ ہمارے حدیقہ مراد کے ثمر ہین۔

حاصل مراد آپ کے ابروئے جمعیت کا گوہر حاصل ہوا اوسمین مین شکرگزار ہون اور جب
چنین بقا کا گوہر کمال پایا اوسکا مین منتظر ہون بدعا تر دیگر ہستی کا زمانیست اگرچہ دوریم لیکن بھی

متحدی چون ماہی باشد ہرچند بصورت جدائیم —

حاصل دعا کرنے مین کوئی مجھسے زیادہ نزدیک نہین ہی اگرچہ دور ہون اور باطن مین کوئی
شل میرے متحد اور ملا ہوا نہین ہی اگرچہ ظاہر مین جدا ہون یعنی باوجود فراق جسمی کے وصال
روحی مجھے ایسا ہی کہ ویسا کوئی نہین ہی۔ قطعہ یاران اگر از توام جدا می بینند ٭ پیش نظر اند و ہم
خطا می بینند ٭ ہرچند ز شخص سایہ می افتد دور ٭ چون وانگرند زیر پا می بینند ٭

حاصل یار اگر مجھکو تجھسے جدا دیکھتے ہین تو یہ اونکا دیکھنا صحیح نہین بلکہ یہ اونکی خطا ہی مین تجھسے
ملا ہوا ہون مثال اوسکی یہ ہی کہ سایہ دیکھنے مین آدمی سے دور معلوم ہوتا ہی مگر اگر بخوبی دیکھین تو
وہ پانوسے ملا ہوا ہوتا ہی مصنف نے اپنی فروتنی اور لزوم و خلوص بھی ثابت کردیا کہ جیسے
سایہ کسی وقت جدا نہین ہوتا اور پانوؤن سے لگا رہتا ہی ویسا ہی آپکے ساتھ میرا حال ہی اور
(توام) کا لفظ مصرعہ اول مین عجب لطف انگیز ہی مہربانیہاے خانصاحب لطافت مآب
والطافہاے میر صاحب کرم مناقب از عالم تقریر بیرون ست و از مبالغہ ہا افزون

الفاظ الطاف جمع لطف مناصب منصب کی جمع معنی مرتبہ مناقب منقبت کی جمع معنی صفت
نیک و ہنر مبالغہ کسی چیز کی تعریف یا برائی اصل حقیقت سے زیادہ کرنا —

حاصل کوئی خانصاحب و میر صاحب بیدل کے دوستون مین سے ہین اور مکتوب الیہ بھی
اون سے واقف ہونگے لہذا لکھتے ہین کہ خانصاحب کی مہربانی اور میر صاحب کی توجہ
بیان مین نہین آسکتی گاہے بمقتضاے بے اختیاری سر بسہارنپور کشیدہ بیاد گرامی
صحبت خود را درخدمت فیض منقبت الشان وا رسیدہ ہم —

الفاظ سہارنپور نام شہر سر کشیدن رفتن در پیہان ایشان خانصاحب و میر صاحب معلوم
ہوتا ہی کہ یہ دونون صاحب سہارنپور مین رہتے تھے دل دادن متوجہ و مشغول شدن —

حاصل کبھی بسبب بے اختیاری شوق کے سہارنپور جاتا ہون اور آپکی یاد مین خانصاحب
و میر صاحب سے صحبت تیاری کرتا ہون با لطفہاے شعلہ ہاے بیکسی اگر آہی ہست و رائے

جلوہ گرست وہ تسکین جراحت اے بیدل اگر مرہمی ست ہا نجا در نظر و گر نہ بے جمال خورشید

تمثال عالم در نظر سیاہ ست و بے حضور ان چمن سمہ ور شش جہت وبال نگاہ ہے

الفاظ اطفا بالکسر بجھانا اور ٹھنڈھا کرنا تمثال مانند و شکل شش جہت چھہ طرفین آگے پیچھے

اوپر نیچے دائین بائین مراد دنیا سے ہی وبال سختی و گرانی و عذاب۔

حاصل شعلہ بیکسی کے بجھانے کے لیے پانی او ر بیدل کے زخمونکے تسکین کے لیے مرہم اگر ممکن ہے

تو وہین یعنی سہارنپور مین جہانکہ خانصاحب و میر صاحب ستے ہین ورنہ بغیر آپکے جمال کے

تمام عالم آنکھون مین سیاہ و تاریک ہی اور بغیر حضوری آپکے تمام دنیا آنکھون کا وبال ہ

بیت سراغ یک نگاہ آشنا از کس نمی یابم ٭ جہان چون نرگستان بے تو شہر کور ریا شد

الفاظ سراغ بالضم پتہ اور پانونکا نشان نرگستان مرکب ہی (نرگس) اور (ستان) سے

یعنی جاے نرگس شہر کور ویران اور شہر غیر آباد۔

حاصل دوست کی ایک نگاہ کا سراغ مین کسی سے نہین پاتا ہون اور تمام جہان بغیر تیرے

میرے نزدیک ویران ہی گل نرگس کو اگرچہ آنکھ سے تمثیل دیتے ہین مگر اصل مین وہ کورا او ر اندھا

ہوتا ہی اور (کور) کا لفظ (نرگس) سے او ر (جہان) کا لفظ (شہر) کے مناسب ہی اور بعض

نسخون مین (شہر) کی جگہ (چشم) ہی اس صورت مین جہان کا تناسب جاتا رہیگا۔

مسبب آثار اتفاق نصیبہ آرزوے ما از عالم بیجو است رساند و دیدۂ انتظار را بسعادت

حصول دیدار کہ اہم مطالب دلی ست منور کرداند۔

الفاظ مسبب بضم میم و فتح سین و کسر باے مشددہ مادہ اسکا (سبب) ہی (مسبب آثار

اتفاق) سے خداوند کریم مراد ہی اتفاق اجتماع و اکٹھا نصیبہ حصہ عالم بیجو است بغیر

طلب و بلا خواہش اہم مشکل تر۔

حاصل اللہ تعالی ہماری آرزوئین بلا طلب ہمین عنایت کرے اور دیدۂ انتظار کو

آپکے دیدار و ملاقات سے کہ سب مطالب سے یہ مطلب بہت بڑا اور اہم ہی روشن و منور کرے

بشکر اللہ خان در معذرت شکوہ کاہلی قلمی یابت

قطعہ بیدلم بیدل مرا جز ہیچ بودن ساز کو ٭ از عدم تا جلوہ ہم انجام چہ آغاز کو
قطرہ گر باشم طراوت از کجا سامان کنم ٭ ور بگویم ذرہ ام چون ذرہ ام پرواز کو

حاصل اپنی بے حقیقتی اور عاجزی بیان کرتا ہوا اپنے آپکو مخاطب بنا کر کہتا ہو کہ ای بیدل مین بیدل ہون پس مجکو سوا ہیچ بودن اور ناچیز ہونیکے سامان کہان عدم سے میرا ظہور ہوا اور عدم ہی مین پھر جاتا ہی پس دیکھنا چاہیے کہ انجام میرا کیا ہی اور آغاز میرا کیا ہو اگر قطرہ بنون تو طراوت کہان سے لاؤن اور اگر کہون کہ مین ذرہ ہون تو ذرہ کیطرح مجھ مین پرواز کہان ہی خلاصہ یہ کہ مین نہایت عاجز اور سب سے کمتر ہون یا بن بضاعت اگر نفس موہوم

مصروف دعاے آنجناب نباشد زہے حرمان و با این استطاعت اگر تصور معدوم از یاد آن جمال امداد نیندیشد خہے خسران۔

الفاظ بضاعت سرمایہ و سامان موہوم جسکا وجود فقط وہم اور خیال مین تصور کیا جاوے نفس موہوم نفس بحقیقت و فانی اور ناچیز حرمان بے نصیبی استطاعت استعداد و طاقت زہے و خہے یہان مفید معنی کثرت و نفرین کے ہی خسران نقصان آخرت۔

حاصل بعد بیان اپنی نابودی و عاجزی کے کہتا ہی کہ اگر با وصف اس بے بضاعتی و بے سامانیکے میرا نفس آپکی دعا مین مصروف نہو تو اوسکی نہایت کم نصیبی ہی اور اگر با وجود اس کم استعدادی اور نالیاقتی کے میرا تصور آپکی یاد سے امداد نپاوے تو اوسکی بڑی کم بختی ہی یعنی ضرور ہی کہ اس بیکسی و عاجزی مین دل و جان سے آپکی دعا اور یاد مین مصروف و مشغول رہون بعضون نے (جمال امداد) مرکب سے مخاطب مراد لیا ہی یعنی آپ کیسے ہین جمال کے مدد دینے والے ہین۔ یہانتک تمہید تھی اوس عذر کی جو آیندہ مذکور ہوگا بجا نیاوردن بعضے شرائط رسوم بے اختیاریہ

کہ بیدلان را از عالم ہستی بخود رسیدن اند کہ برنگ اردو اند جہان معدوم ہی بخیال اعتبار استغا حیثیت کشیدوان و حمت می شمارد۔

الفاظ رسوم جمع رسم یعنی طریقہ و دستور بخود رسیدن ہوش مین آنا و وجود مین یا نا
در رنگ دیر اعتبارات کنایہ ہی عالم محسوسات و مخلوقات سے (اندک در رنگ داشتن
امر دشوار و بعید ہونا فرصت می شمارد یعنی فرصت ہیجھا ہی ـ
حاصل بعض شرائط اور ضروری امور کا بجا نہ لانا اور ادا نکرنا بے اختیاری کے رسوم و دستور
ہین اسلیے کہ بیدلون کا عالم بیخودی سے ہوش مین آنا امر دشوار اور دیر طلب ہی اور نیستی کے
جہان سے مخلوقات کے تصور اور خیال کیطرف نظر کرنے مین فرصت اور وقت درکار ہی
یعنی جبکہ ہم بکمال نیستی و عدم ہی مین محو ہون تو رسوم اور شروط ظاہری کا ٹھیک پتہ نا
کیسے کرسکتا ہون یہ تو اہل ہوش کا کام ہی اور بالفرض اگر اس طرف توجہ بھی کرون اور اوسکے
بجا آوری پر کمر باندھون تب بھی خالی از وقت دشواری نہین ـ لفظ (بیدلان)
بے اعتباری اور بیخودی کی وجہ سے خوب مناسب واقع ہوا ہی اور لفظ (اعتبارات)
صوفیانہ کلام ہی کہ اونکی نظر مین سواے باری تعالی کے سب اعتبار اور نیست نابود ہیں

این جوہر آئینہ این احوال تمثال زبان عذر خواہی ست و عرق شرم این وضاع شبنم بساط عجز نگاہی

الفاظ تمثال صورت و مشابہ و تصویر عرق شرم وہ پسینا کہ بسبب شرمندگی کے نکلے اوضاع
جمع وضع یعنی طریقہ و دستور بساط بچھونا عجز نگاہی عاجزی ـ
حاصل حالات مذکورہ بالا کے آئینہ کا جوہر زبان عذر کی تصویر ہی یعنی یہ حالات خود میری
معذوری ظاہر کر رہی ہین اور ایسے اوضاع اور حالات سے شرمندہ ہونے کا عرق بساط عجز
کی شبنم ہی یعنی اس قسم کی شرمندگی سے خود بخود میری عاجزی ظاہر و ثابت ہوتی ہی ـ

قطعہ مارا ز خیال تو جدائی چہ خیال ست ؛ آئینہ ما ذرہ خورشید مثال ست ؛
در آب و گہر فاصلہ جز نام نباشد ؛ از عالم نزدیکی و دوری چہ سوال ست ؛

حاصل ہمارا آپکے خیال و تصور سے خالی ہونا خام خیالی ہی یہ امر ہو ہی نہین سکتا کیونکہ ہمارا دل
مثل ذرے کے ہی اور آپ خورشید مثال ہین ذرہ کا وجود اور ظہور آفتاب کے وجود و ظہور سے ہی

موقوف ہونا ظاہر ہے اور اظہر من الشمس ہی یہ آپ وگہر مین فرق اعتباری ہی ورنہ اصل و نوعی
ایک ہی ایسی صورت مین فیمابین ہمارے اور آپکے دوری اور نزدیکی کا سوال کرنا اور یہ کہنا
کہ دوری ہی یا نزدیکی پوچ ہی

بشکر اللہ خان

ہرچند قرب عرائض بیدلان تقریب اندیش وساطت اسباب نیست اما بمقتضاے بعضے
احوال اگر ضرورتے رود ہرچہ بدعاے خیر و لقد او مراتب اخلاص نخواہد بود—

الفاظ تقریب اندیش نزدیکی اندیشندہ وساطت واسطہ و ذریعہ اسباب جمع سبب—
حاصل اگرچہ آپکے حضور مین میری عرضی پہونچنے کیلیے کوئی سبب درکار نہین بلکہ ہمیشہ بلا سبب
مین آپکی خدمت مین عرضیان بھیجا کرتا ہون لیکن بہت بعضے احوال کے اگر کوئی ضرورت
پیش آئے اور کوئی عرضی کسی سبب سے آپکی خدمت مین بھیجی جائے تب بھی سوا دعاے خیر اور ترقی
مراتب و اخلاص و دوستی کے اور کوئی سبب نہوگا یعنی وہ عرضی اخلاص و خیرخواہی پر
مشتمل ہوگی۔ چونکہ یہ خط کسی مظلوم کی سفارش مین لکھا ہی تاکہ اوسکی دادرسی ہو یہ امر
مخاطب کی دوستی و خیرخواہی سے خالی نہین اسلیے کہ اگر اوسکی دادرسی ہوگئی تو مخاطب کیواسطے
دنیا و آخرت کی بہبودی ہوگی بالفعل محرک این سلسلہ تظلم مظلومی از مقیمان زوایاے سوئی
پت مست و لعبات تشویش بے انصافی چند شکنجہ فرسائی اقسام تعب و کلفت—

الفاظ محرک حرکت دینے والا سلسلہ زنجیر تظلم فریاد کرنا اور کسی کی بیدادی سے داد مظلومی
یاسے وجہ یت ظلم رسیدہ زوایا جمع زاویہ یعنی گوشہ سوئی پت نام مقامی علت سبب
تشویش پریشان کرنا شکنجہ فرساے حاصل مصدر ترکیبی ہی یعنی تنگ ہونا۔ رنج اوٹھانا شکنجہ
عذاب۔ اور ایک قسم کا آلہ ہوتا ہی کہ جلد ساز اوراق کتاب کے اوس مین دبا دیتے ہین فرسائی
حاصل مصدر ہی یعنی گھسنا تعب و کلفت محنت و رنج—
حاصل بالفعل محرک اس سلسلہ ارسال عریضہ کا فریاد و مظلومی ایک مظلوم ساکن

ہونی پیت کی ہی اور بسبب تشویش چندبے انصافیون کے (یا چند ظالمون کے بے نصافی کی وجہ سے) تمام والوں عمر کے تعب و کلفت کے شکنجہ فرسائی ہی یعنی رنج اوٹھاتا ہی امید کہ توجہ

معدلت نشینان بارگاہ حضور از نصیبہ نتایج عدل محروم نمانندو جزع الفض شکر و حسان اند دلفتہ اخلاق عمیم نخوانند۔

الفاظ معدلت جاے عدالت نصیبہ حصہ نتایج جمع نتیجہ و حاصل عمالفض پیش کردہ شدہ عمیم عام کہ کسی کے ساتھ مخصوص نہو۔

حاصل امید ہی کہ آپکے نوکرون کی توجہ سے مظلوم آپکے عدل سے محروم نرہے اور آپکے خلاق عمیم کا شکرگزار اور حسان مند ہو زمان دولت دیدار فرصت جوے بہار انتظار مباد

ترکیب از مان دولت دیدار) اسم (فرصت جوے بہار انتظار) خبر (مباد) فعل ناقص

حاصل دولت دیدار جلد نصیب ہو انتظار کرنے کی حاجت اور فرصت نہ ملے۔

در تعزیت میر ہادی لشکر اللہ خان

س نبودم شمع تا از سوختن حاصل کنم رنگے ٭ درین محفل بامید چہ یارب چشم وا کردم

حاصل مجھی اس عالم مین مثل شمع کے ہمیشہ سوز و گداز ہے کام ہی مگر شمع کے لیے اس سوز و گداز سے فروغ و رونق کا حصول ہی مجھہ مین تو یہ بھی نہیں پھر کس امید پر مین او رکسلیے اس محفل مین مین نے آنکھ کھولی اور کیون جہان مین مین پیدا ہوا میرے پیدا ہونے سے کوئی نفع اور فائدہ نہین ہی سواے سوز و گداز اور غم و تاسف مین پڑنے کے در نسخہ دبستان ظہور اجزا

تفرقہ بسیار بستہ در صفحات اوراق اعتبار نقوش انقلاب بے شمار۔

الفاظ نسخہ کتاب اور لکھا ہوا و بستان مخفف ہی ادبستان کا بمعنی جاے ادب مکان

ادب اور دبستان ظہور سے عالم ظاہر اور دنیا مراد ہی صفحات اوراق اعتبار یعنی زمانہ

حاصل مکتب ظہور کی کتاب مین تفرقہ اور جدائی کے اجزا بہت ہین اور اوراق اعتبار کے صفحات میں انقلاب اور تغیر حالات کے حروف بے شمار ہین یعنی دنیا مین تفرقہ اور انقلاب

الفت سے بہر رشتۂ نفس تاب بندار دکہ شیرازۂ این ہمہ اجزا باید پرداخت و جوہر نگاہ کفایت
نکند کہ بمطالعۂ این قدر نقوش باید گداخت۔

الفاظ تاب پیچ و بل و قوت شیرازہ جلد بندی بعد جزو بندی کتاب کے اجزا کے کنارون کو
ریشم یا ڈورے سے سیتے ہین اوسکو شیرازہ کہتے ہین این ہمہ اجزا یعنی اجزاء متفرقہ
گداختن پگھلنا اور گھلانا این قدر نقوش یعنی انقلاب۔

حاصل رشتۂ نفس مین یہ قوت نہین کہ تمام اجزاء متفرقہ کا شیرازہ باندھ سکے اور عالم کے
تفرقات کا حصر اور بیان کر سکے اور نگاہ کا جوہر کافی نہین ہے کہ تمام نقوش انقلاب کے مطالعے
مین وہ صرف کیجاوے اور نیرنگی زمانہ کا ادراک ہو سکے یعنی انقلابات زمانہ بے حساب ہین

صدمات نواہاے حوادث جز گوش کر نشنید او شکست رنگہاے امکان جز از چشم بستہ تاب نمیدارد

الفاظ نوا بالفتح آواز۔ نام مقامی از دوازدہ مقام موسیقی سامان و اسباب توانگری۔ شکر شکر
فرزند و نبیرہ پیشکش و نذرانہ سازگاری قوت و خوراک گرفتار و قید نام طائفہ از مسلمان
بعوض کسی دیگری را در قید نشاندن۔ مخفف نواۃ کہ عربی مین تخم خرما کو کہتے ہین حوادث جمع حادثہ
پیدا ہونیوالا اور نئی بات کر بہرا و ناشنوا امکان بالکسر مصدر۔ قدرت دادن جا می دادن بجا آوردہ
توانستن۔ طاقت و قدرت۔ گاہے ماسوا اللہ کے معنی مین ہے اور اصطلاح حکما مین اوس چیز کو
کہتے ہین کہ عدم و وجود اوسکا ضروری نہو۔ و نابینا چشم بستہ اندھا و نابینا۔

حاصل جہان کے حوادث کی آوازین بجز بہرے کان کے اور کوئی نہین سن سکتا ہے اور تغیرات
زمانہ کے اندھے کی آنکھ کے سوا اور کوئی نہین دیکھ سکتا ہے یعنی کان آواز حوادث غیر متناہی کے سننے سے
بہرے اور آنکھ تغیرات غیر محدود دیکھنے سے اندھے ہو جائین تا ہم اونکی انتہا معلوم نہو سکی جیسے
بہرے کانون کا سننا اور اندھے کی آنکھون کا دیکھنا غیر ممکن ہے ویسا ہی حوادث اور تغیرات کا دریافت کرنا اور اوسپر
آگاہی حاصل کرنا غیر ممکن ہے

فتنہ درانان فرصت جمعیت در کارگاہ امر ایزدی بساط دخلے نچیدہ
و رستگان کشاکش اوہام ہست خود متعلق بہیچ کار نفہمیدہ۔

و سرور کا ہی کہ وہ دشمن کی ہلاکی کا باعث ہوتی ہی اور اظہار کیفیت بیدل نوازی کے لیے
کعبہ ہی اور جہان کرم کے فتح کے لیے نشان اور علم نصرت ہی اور اقبال اوسکا لشکر اور آفتاب
اوسکا نیزہ اور علم ہی اور جنہیں یہ سب اوصاف پائے جاتے ہین وہ کون ہین خان صاحب
ذی شان اور اونکے صاحبزادے جنکے مرتبے مثل بادشاہ کے ہین۔ اس قطعے کے ہر فقرے کے
اعداد جمع کرنے سے ۱۱۰۹ بحساب ابجد کے نکلتے ہین جس امر کی تہنیت بیدل کو کرنا تھی اوسکا
وقوع اسی سنہ میں ہوا تھا ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰
ث خ ذ ض ظ غ
۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

جواب معذرت نامہ بے رخصت جدائی خود بشکر اللہ خان

یہ رقعہ شکر اللہ خان کے معذرت نامے کے جواب میں ہی کہ اونھون نے بلا رخصت اپنے چلے جانے کا
عذر مرزا صاحب کو لکھا تھا شکر نوازشہا سرفراز نامہ مگر بہجان زبان رافت بیان ادا توان نمود
الفاظ نوازشہا جمع نوازش مہربانی و مرحمت و سرفرازی سرفراز نامہ بترکیب مقلوب
بہجان زبان یعنی زبان مخاطب رافت مہربانی کردن۔
حاصل سرفراز نامہ کے آنے سے جو سرفرازیان مجھے نصیب ہوئین بسبب اونکی کثرت کے
اونکا شکر جیسا ادا نہین ہوسکتا ہی شاید آپکی زبان مبارک سے ادا ہوسکے کیونکہ آپ بڑے
گویا فصیح و بلیغ ہین یا یہ کہ آپ ہی اوس انعام کے دینیوالے ہین آپکو تعداد اونکی شاید معلوم ہو
بعنوان ہر چہ کہ در پرسش حال دعاگو پرداختہ اند و منت خاکے را بنواپاے تعظیم سر بلند
ساختہ فضل الہی باد و ذوات رحمت آیات ایشان باد و سایۂ التفات شمارا از سر
بیدست و پایان بہ بگیراد
الفاظ عنوان طریق ۔ سر نامہ اصل ہر چیز بمعنی ۔ نوا آوازہ و توشہ و سامان یاور مددگار
دعاگو اور منت خاکے بیاے مجہول سے متکلم مراد ہی بیدست و پایان بمعنی بیکاران عاجزان
حاصل جس طرح آپنے مہربانی سے میرے حال پرسی کی ہی اور مجھہ حقیر ناچیز کو سر بلند کیا ہی اور

سرفرازی کا سامان عطا فرمایا ہی اسیطرح خدا کا فضل تمہاری ذات رحمت آیات کا
یاور اور مددگار رہے اور تمہاری مہربانی کا سایہ ہم بیچارہ اور عاجزون کے سرون سے
کم نہو اور ہمیشہ باقی رکھے بیت شہود مضمون شاہد احوال اخلاص مآل بود ۔ کہ بمقتضای اتحاد
معنوی از قلم حقائق رقم آن دانا ے حقیقت جلوہ نمود ۔
الفاظ شہود مضمون یعنی وہ بیت کہ مضمون اوسکا نہایت واقعی تھا گویا کہ اوس بیت سے
مشاہدہ مضمون کا ہوجاتا ہی شاہد گواہ مآل انجام و نتیجہ ۔
ترکیب (بیت شہود مضمون) بترکیب توصیفی اسم (شاہد احوال اخلاص مآل) خبر (بود)
فعل ناقص (کہ) بیانیہ اور مابعد کا جملہ (بیت) کا بیان ہوا ۔
حاصل وہ شعر کہ بتقاضاے دوستی و یگانگت باطنی آپکے قلم سے رقم ہوا وہ میرے حال کا
گواہ ہی جس خط کا یہ جواب ہی اوسمین کوئی ایسا شعر شکر اللہ خان نے لکھا ہوگا کہ مرزا صاحب کے
حالات کے موافق اور مطابق ہوگا ۔ شاہد شہود اور حقائق حقیقت مین صنعت اشتقاق ہی
بیت کے لیے دو مصرع کا ہونا ضروری ہی اور گواہی کیواسطے شاہدین عادلین ہونا معتبر ہی پس
بیت کو شاہد بنانا بلاغت کا لطف دیتا ہی بتوجہ عالمگیر دام اخلاق نگستردہ اند کہ دلہا را صورت
رہاے نتواند بود و کمند شفقت نیفگندہ اند کہ حلقہ داری از گردن اخلاص تواند کشود ۔
الفاظ اخلاق جمع ہی خلق کی بمعنی مروت اور عادت نیک ۔ بالکسر مصدر ہی بمعنی خلق کردن حلقہ دار
مطیع و فرمانبردار ۔
حاصل اپنی توجہ عالمگیر سے آپنے ایسا جال نہین لگایا ہی کہ دلون کو سواے مبتلا ہونے اور پھنسنے کے
کوئی اور رہاے و تدبیر ممکن ہو اور ایسا کمند شفقت آپنے نہین ڈالا ہی کہ کوئی فرمان بردار
اوسکو اپنی گردن اخلاص سے کھول سکے یعنی آپکو عذر کرنیکی کیا ضرورت اور حاجت ہی
آپکے توجہات اور اشفاق کے ایسے جال و کمند پڑے ہوئے ہین کہ کسی صورت اور کسیطور سے
ہم لوگ آپکی دوستی و اخلاص سے نکل ہی نہین سکتے ابیات سحر کرا شغال تا کسی بدیہت یار تمہ

عرق گل کردم من سیلاب دانستم زبار رستم ۞ مقامت دیده جایت دل همان خلوت همین محفل ۞

بدل پیچیده ام چون اشک گر از دیده بار رستم ۞ بهر جا میروم شوق سجودت پیش می آید ۞

دو عالم آستان تست گر رفتم کجا رفتم ۞

الفاظ بیدست و پا رفتم یعنی من بیدست و پا گل کردن ظاهر شدن از جا رفتن بھول جانا اور

بیخود ہونا خلوت تنہائی بدل پیچیده ام یعنی دل مین تجھکو یاد کرتا ہون از دیده بار رستم

یعنی از چشم دور افتادم -

حاصل چونکہ شکر اللہ خان بلا رخصت چلے گئے تھے اور مرزا صاحب کو انکی روانگی معلوم
نہوگی ملاقات کیواسطے انکے قیامگاہ پر گئے ہونگے ملاقات نہوئی ہوگی شرمندہ ہوئے ہونگے
کہ قبل سے کیون نہ آیا تا کہ ملاقات ہوتی یہ اشعار اوسیکے بیان مین ہین - جبکہ آپکے قیامگاہ
پر ملاقات کو گیا جب آپ نہ ملے تو مین نہایت شرمندہ و بیخود ہوا اور اسقدر عرق انفعال
نکلا کہ مین نے اوسکو سیلاب تصور کیا - آنکھ اور دل تیرے لیے مقام اور جگہ اور خلوت
اور محفل ہے ہر وقت تیرا ہی خیال اور تصور رہتا ہے دل مین تیری ہی یاد ہے اگرچہ مثل اشک کے
آنکھون سے دور ہون مین جہان ہون اور جہان جاؤن تیرے سجود اور حضوری کا شوق
پیش نظر ہے اور ہر وقت تیرا ہی خیال رہتا ہے اور یہی شوق رہتا ہے کہ تیرے آستانے پر
سجدہ کرون اور وہین پر حاضر رہون اور خدا نے تجھے وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ گویا
دونون جہان تیرا آستانہ ہے پس اگر مین وہون اور کہین گیا تو کہان گیا تیرے ہی آستانہ پر گیا

اور صدمات مفارقت دلی شکر اللہ خان

جب میان شکر اللہ خان کو رخصت کرنے نہین گئے تھے اوس معذرت مین یہ قطعہ لکھے ہین

وا ماندن بار خصت پاسے دگران ست ۞ اے آبلہ پا نیز بجائے نرسیدیم ۞

الفاظ وا ماندن پیچھے رہجانا - عاجز ہونا - تھک جانا - اور ظاہر رہنا رخصت تکلیف اور

درستی پانے نرسیدن مقصد کو نہ پہنچنا و بے قدر رہنا -

حاصل آپکی طرف مخاطب ہے کہ آپ ابر جیسے کہ تمام لوگون کے رحمت کا باعث ہو ویسا ہی ہماری سبب سے سوای اذیت اور تکلیف کے لوگون کو کسیطرح کا فائدہ نہیں ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب سفر تھک جاتا ہے اوسکے ہمراہیون کو بسبب آہستہ روی کے کمال زحمت ہوتے ہے

کشادہ جبہہ دریاے رحمت از تنگ حوصلگیہاے قطرہ بے سروپا چین کدورت مپیناد۔

الفاظ کشادہ صیغہ ماضی بمعنی حاصل مصدر کشادگی جبہہ پیشانی قطرۂ بے سروپا خود بیدل مراد ہین چین شکن (چین بجبین) یا چین بجبہہ) کنایہ غصہ و رنج سے ہے۔

حاصل میری تنگ حوصلگی اور کم ظرفی سے آپکے دریاے رحمت مین کدورت اور نقصان نہو یعنی میری تقصیرات کے وقوع اور ظہور سے آپکی عنایات و اکرام مین کمی نہو باقتضاء کم فرصتی

کہ چون عرق از پیشانی چکیدہ سرفراز رخصت نگردیدہ و چون اشک از مژہ بیرون فتادہ پابوس وداعی نتوانست رسید غواص محیط انفعال ست۔

الفاظ وداعی بیاے نسبتی۔ وداع رخصت غواص اسم فاعل غوطہ زن محیط سمندر انفعال شرمندگی۔

حاصل بوجہ کم فرصتی کے آپسے رخصت نہو سکا اور پابوس وداعی حاصل نکر سکا اس وجہ سے دریا شرمندگی کا غوطہ زن اور نہایت منفعل ہون۔ میری دوری یا جدائی آپسے ایسے ہی جیسے عرق کی پیشانی سے اور اشک کے مژہ سے دوری اور جدائی ہوتی ہے کیونکہ کالعدم ہوتے ہین عرق۔ پیشانی۔ سرفراز۔ رخصت۔ پابوس۔ وداع کا اجتماع مناسبات سے ہے چونکہ ابر بار راحت

قطرات ترشح شماری ست خجالت آشنای نارسائی را اینجا در برشکال عرق غوطہ خوردگی

الفاظ ابر عنایت مراد ہے ترشح چکیدگی مراد عنایت و مہربانی سے خجالت آشنای نارسائی خود بیدل مراد ہین برشکال بالفتح و کسر شین برسات اور (برشکال عرق) سے کثرت عرق ندامت مراد ہے۔

حاصل جسقدر آپکی جانب سے عنایات و کرم کی انتہا نہین اوسیقدر مین عرق ندامت میں غرق ہوں

ڈوبا ہوا ہون ۔ مشت خاکم عشق نادانستہ صیدم کردہ است ٭ از حیا آبم ولیکن از ننگ صیادم ہنوز

حاصل مین ایک مشت خاک و نہایت حقیر و ناچیز ہون عشق نے نادانستہ مجھے شکار کر لیا

اگر وہ میری ناچیزی اور نالائقی سے خبردار ہوتا تو کبھی مجھے اپنا صید نہ بناتا خیر اب جو اوسنے

مجھے صید کر لیا ہی تو اسے شرم مجھے ندامت سے آب آب نکر اور جو ننگ و عار کہ بسبب اتنی حقارت

اور ناچیزی کے اپنے صیاد یعنی عشق سے مجھے حاصل ہوا اوسکا استغفار نکر یعنی سبب انتہا ...

فقرہ بجاے خود ایک بیت ہی اگرچہ کو مین بطور بیت لکھا نہین ہی بعض نسخے مین ...

رباعی خاکم ہمہ گر وقف ہوا خواہد بود ٭ گرد سر کوچہ وفا خواہد بود ٭ از بسکہ بجا عنصرم نیاز و عجز است

گر آب شوم موج دعا خواہد بود ٭

الفاظ وقف ہوا بودن ۔ بالکل برباد و فنا ہو جانا ۔

حاصل اس رباعی سے مصنف اپنی ہوا خواہی اور وفاداری اور عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہی کہ اگر مین بالکل نیست و نابود ہو جاؤن اور تمام خاک میری ہوا مین اڑ جاے تب بھی وفاداری سے باز نہ ہون یہ ممکن نہین بلکہ وہ خاک کوچہ وفا کی گرد ہوگی اور چونکہ سرمایہ میرا بالکل نیاز و عجز ہی اسلیے اگر مین آب ہو جاؤن تو بھی میری موج دست دعا بن جائیگی

شکر اللہ خان

اندیشہ متحیر با ہا لکمین آقربی بود کہ بکدام وسیلہ مراتب عجز و انکسار معروض دارد و بچہ

تدبیر خود را از جرگہ فراموشان خاطر شہود مناظر بر آرد ۔

الفاظ کمین جاے پوشیدہ اور گھات کی جگہ تقریب نزدیکی کرن اور دو چیز جو کہ بیچ مین دوسری چیز کا جرگہ بالفتح حلقہ و گروہ و جماعت فراموشان یعنی فراموش شدگان شہود حاضر ہونا ۔ مطلب اسکا یہ ہی وہ سے کہتے ہین کہ فقرا اور سالک ہر چیز مین مشاہدہ خدا و بقا اوسکا کرتے ہین اور بجز حق تعالی کے اور کچھ نظر نہین آتا مناظر جمع ہی منظر کی یعنی جاے نظر اس تمام خاطر مخاطب کی صفت کا بیان ہی کہ وہ دل کیسا ہر وقت دیدار خدا تعالی مین رہتا ہی ۔

خاطر شہود و مناظر بتر کیب توصیفی۔

حاصل مدت سے مین متحیر اور متفکر تھا کہ کون ایسی تقریب اور سبب ہو کہ اوس وسیلے سے اپنے مراتب عجز و انکسار کے پیش کرون اور کس تدبیر سے اپنے تئین آپکو یاد دلاؤن نقشے نیاز

عالم موہومی بعرصۂ موزونی رسید و باجتماع کیفیات اوہام قابل اوصاف تحریر گردید۔

حاصل چند باتین اور چند مضمون کہ عالم موہومی اور عدم سے مین نے موزون کیے اور وہ قابل تحریر ہوئے چند نقش اور تھوڑی دیر کے واسطے عالم موہومی سے میدان موزونی مین پہونچا اور کیفیات اوہام سے اوصاف تحریر کے قابل ہوا یعنی اس تردد مین اپنی کیفیت موہومی اور نیستی سے موزونی طبع کی طرف متوجہ ہوا اور وہمون کی کیفیت جمع کرنے سے اوصاف تحریر کے قابل ہوا اور لیاقت تحریر پیدا کی بے اختیاری عذرخواہ نارسائی عجز طراز

بے خواست شفیع این تسلیم نگار صفحۂ نیاز۔

الفاظ بے اختیاری بے خواست یعنی بے تکلف بے بناوٹ عجز طراز نقش عجز یعنی خط یا خود عاجزی شفیع شفاعت کنندہ و بخشوانیوالا۔

حاصل میری نارسائی کا عذرخواہ وہی چند نقش میرا خط ہی یا خود عاجزی میری نارسائی کی عذرخواہ ہے اور شفیع اس تسلیم کا صفحۂ نیاز کا نقش ہی یعنی میرا عجز و نیاز میری نارسائی کا عذرخواہ اور یہ میرا خط مقرب اوس تقریب کا ہی

قطعہ جنس ما با این کسادی قیمتے فہمیدہ است ٭ ما ہیچ ہم در عالم امید می ارزیدہ ایم

ور دوری را علاجے جز امید وصل نیست ٭ ہرچہ دارد بخاطر زخم اگر خندیدہ است ٭

الفاظ جنس مراد افعال و عجز و نیاز و اشواق سے ہی کسادی بیاے مصدری کھوٹا ہونا و بیقدر رہنا و ناقص قیمت فہمیدن تجویز کرنا قیمت کا ارزیدہ ارزیدن سے بمعنی قیمت پانا خندیدن زخم زخم کا کشادہ اور علیحدہ ہو جانا اوسکے دونون کنارون کا۔

حاصل جنس ہماری یعنی ہمارے افعال و حرکات و عجز و نیاز اگرچہ ناقص ہین کما ینبغی نہین

تاہم اوسکے قیمت وار ہونے مین شک نہین ہی اسلیے کہ عالم امید رحمت مین ہیچ و لاشی بی قیمت
نہین ہی یعنی اگرچہ میری جنس محض ہیچ و نا قابل ہی مگر امید عنایات مخاطب کے بہت وسیع ہی
درد جدائی و دوری کا علاج سواے امید وصل کے اور کچھ نہین ہی زخم صبر اگرچہ شگفتہ
ہوگیا ہی لیکن امید کا مرہم اوسکے دل مین ہی ـ حصر علاج کا امید وصل مین بھی کمال اپنی نارسائی
و نا امیدی کو ثابت کرتا ہی کہ وصل کا نصیب ہونا کہان امید وصل ہی دو رہی حضور حضرت صوری

و معنوی تو ام اقبال ابدی باد ـ

الفاظ تو ام ملا ہوا ابدی ہمیشگی ـ

حاصل یعنی آپ ظاہر و باطن مین خوش اور ہمیشہ با اقبال رہیے ـ

معذرت در رنگ وعدۂ ملازمت عاقلخان

سجدہ ریز بہاے خامۂ تسلیم سرشت ہواے جناب معنی آراے ست کہ مضامین بے نیازی
از معانی کیفیت خیالش ناکشودہ روشن ست و اسرار دلنوازی از ساز تخیل بادش ناگفتہ مبرہن

الفاظ سرشت خمیر طینت خلقت طبیعت ـ ہوا خواہش ـ آرزو ـ معنی آرا اسم فاعل ترکیبی
یعنی آراستہ کرنے والا ـ بے نیازی بے پروائی ـ معما پوشیدہ ـ اصطلاح مین اوس کلام کو کہتے
ہین جس سے بطور رمز او راشارے سے کوئی اسم سمجھا جائے ـ اسرار جمع سر بمعنی راز و بھید
ساز باجا مبرہن برہان و دلیل ظاہر کردہ شدہ ـ

حاصل خامۂ تسلیم سرشت کے سجدے ایسے جناب کے خواہش اور خیال مین ہین کہ مضمون بے نیازی
اور بے پروائی اوسکے خیال سے خود بخود روشن ہین اور دلنوازی کے اسرار و راز اوسکے یاد
خود بخود ظاہر ہین یعنی مخاطب بڑا بے نیاز و بے پروا و نہایت دلنواز ہی ـ چونکہ معذرت
مقصود ہی لہذا پہلے ہی سے تمہید کی کہ اگر مجھسے کوئی قصور سرزد ہوا تو وسکو اوسکا خیال
نہین ہی اور نہ عنایت و مہربانی مین اوسکے کسیطرح کا فرق ہی غبار ناتوان ناہر چند و در آ
آستان عبودیت بر روے شکستہ رنگی نشستہ و تو دۂ ضعیف باجدا از ضبط حضورش سراپا خود در چشم شکستہ

الفاظ غبار ناتوان ما و قطرهٔ ضعیف ما دونون سے اپنا جسم ضعیف اور اپنی ہستی مراد ہے بیرنگی
شکستہ رنگ گشتن بے رونقی اور ذلت و خواری مین پڑنا قطرہ در چشم تر شکستن بے رونقی و خواری

حاصل ہر چند ایک مدت سے میرا جسم ضعیف آپکے آستانے سے دور خواری و ندامت مین
پڑا ہوا ہے اور میرے قطرۂ وجود ضعیف نے جو کہ آپکی دریاے حضور سے علیحدہ اور جدا پڑا ہے اپنے
آپکو بالکل چشم میں ترچھا یعنی مین آپکی جدائی سے نہایت بے لطفی مین ہون اور تمام جسم میرا
آنسو بنکر آنکھون سے بہ گیا ہے طپشہاے دل حسرت آغوش بسمل پرواز ہواے او ست بال
افشانی نفس ہاے بحر فروش غبار وادی تمناے او ۔

الفاظ طپش ... اضطراب آغوش گود بسمل نیم جان و زخم خوردہ و مشتاق و فریفتہ بال
بازو پرواز ... وادی میدان ۔

حاصل ... آغوش کی طپش وہی جناب معنی آرا کی ہوا اور تمنا ہین اور ... کی خواہش ...
اور نفس بحر فروش کی بال فشانی اوسکے میدان تمنا کا غبار ہے یعنی اگرچہ مین نہایت ضعیف
و ناتوان ہون تاہم آپکے تصور و شوق مین مصروف و محو ہو رہا ہون قطعہ

باہمہ کلفت دوری بہ ہمین خرسندم ٭ کہ در آئینہ ما حسرت دیداری ہست ٭
جاے پرواز ز خود رفتہ فغانی دارم ٭ بال اگر نیست ندامت زدہ منقاری ہست ٭

الفاظ خرسند خوش و خرم آئینہ ما دل مراد ہے فغان نالہ و فریاد و شور و غل اور اسکی صفت
خود رفتہ اسلیے ہے کہ اکثر بے خودی مین فغان کرتے ہین بال پر و بازو منقار چونچ اور
ندامت زدہ اسکی صفت اسلیے لایا ہے کہ قول بے فعل دلیل ندامت ہے ۔

حاصل باوجود غم دوری و جدائی کے مین اتنی ہی بات مین خوش ہون کہ میرے دل مین
ہنوز حسرت دیدار و ملاقات و بجاے پروازکے فغان از خود رفتہ اور بازو کے عوض
منقار ندامت زدہ شرم آلود موجود ہے یعنی اگرچہ آپکی حضوری مین مین نہین پہونچ سکتا
ہون مگر شوق حضوری و نالۂ بے تابی تو رکھتا ہون ۔ چونکہ رقعہ ... ہمہ ... کر ...

آپکے پاس آنے کا وعدہ کیا اور نہ آیا لہذا اوسکی تمہید یہ مضمون ہے یعنی فریادرس ابیل

افسردگیہا غیر ازین چہ خواہد بود کہ وعدۂ آن قرب سعادت بہ بعد این ہمہ مدت کشید و شاہد

نارسائیہا بیش ازین چہ خواہد بود کہ سررشتۂ پرواز این قدر بعقدۂ قفس آرائی آرمید

الفاظ فریادرسا الف ندا اوسکا نائب از مخاطب قرب سعادت اشارہ بطرف ملازمت عاقلی ان

لبہ بالضم دوری رسا ہرگواہ ۔

حاصل اے فریادرس میری افسردگیوں کی دلیل اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے

کہ اوس قرب سعادت یعنی آپکی ملاقات کا وعدہ اس مدت کے بعد اور دوری پر ہے

یعنی آجتک وفا نہوا اور اس سے زیادہ میری نارسائی کا گواہ کون ہوگا کہ سررشتۂ پرواز نے

اسقدر قفس آرائی کے عقدے میں آرام لیا یعنی جو سامان پرواز تھا اوسنے قفس کو درست

کیا چونکہ پنجرے میں تاگون سے پیوند دیے جاتے ہیں لہذا سررشتہ و عقدہ مناسب تھا

خلاصہ یہ کہ باوجود شوق ملاقات اور وعدہ مشتاق آجتک حاضر نہ ہونا میری افسردگی خاطر پر دلیل کافی ہے

بیت بہ ہم شعلۂ افسردہ ام بگرد منست کہ تا ز پا نشستم نقش پاے خویشتن گشتم

حاصل یعنی معلوم ہو میں شعلۂ افسردہ ہوں یا بجھی ہوئی آگ ہوں کہ جیسے میں بیٹھا ہوں

اپنے پاؤں کا نقش بنگیا ہوں یعنی جسطرح شعلۂ افسردہ اور نقش قدم کو جگہ سے حرکت

نہیں ہے ایسے ہی میں بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ہوں ۔ شعلۂ افسردہ سے یہ بھی کنایہ ہے

کہ نفس الامر میں میں سراپا آتش شوق اور سوختۂ حرارت ذوق ہوں اگرچہ افسردگی عارض ہے

مگر دنیا کی کثرت گریہ و بکمال خاکساری مفہوم ہو سکتی ہے خویشتن کے قید سے کمال بے

ثباتی ہوتی ہے کیونکہ اپنا نقش قدم تو اپنے مسکن خاص میں ممکن ہے بخلاف دوسروں کے نقش قدم کی

کہ اوسکا راہ میں ہونا ممکن ہے اور وہ راہ میں ہونا بسبب اپنے خاص مسکن میں ہونیکے اشارہ حرکت کی

ہوتا ہے کمال خوش بیانی سے مصنف نے اپنے عذر کو دلیل عذر اور دعوے کو مثبت دعوی

بنالیا ملاحظہ انکو بیس استعداد غفلت نقش پیشانی نہ لا صیکم مرقوم صفحۂ نیاز دیدہ ہے طبق لیسا

مطلق نرساند و بشامت تقصیرات دوری بناے عبودیتے کہ باسمان انتحار رسانیدہ منقلب نگرداند

الفاظ بلا حظہ آنکہ یعنی باین خیال و باین اندیشہ درس خواندن امتداد درازی خلاص دوستی و خلوص عبودیت غلامی و بندگی منقلب پلٹنا اور بدلجانا۔

حاصل اس خیال سے کہ کہین بسبب امتداد غفلت کے میرا نقش اخلاص جو صفحۂ نیاز پر منقوش ہے آپکے مشق نسیان مطلق مین نہ آجاوے اور میری تقصیرات دوری کی شامت و نحوست سے کہین وہ بناے غلامی کہ بلندی مین آسمان افتخار سے مقابلہ کرتی ہے منقلب ہوجاے یعنی ایسا نہو کہ میری خلوص و نیاز بیحرف اور میری کمال عبودیت و غلامی مین فرق آجاوے۔ لفظ مطلق سے ایک اشارہ بھی ہے کہ ہرچند آپ مجھے بھولے ہوئے ہین مگر مطلق نسیان و فراموشی نہین اینده البتہ احتمال مطلق فراموشی کا ہے پس اسواسطے وہ تدبیر ہے جو فقرۂ آینده مین مذکور کرے گا

محیط اعظم کہ ساقی نامہ ایست مخترع افکار دعاگو با منتخبے از غزلیات خیال رنگ بوسیلۂ آمرزش قصور مودہ بپارسگاہ قبول معذرت فرستادہ امید کہ باوجود قلت حق گزاری نیاز بکثرت توجہات ممتاز باد

الفاظ محیط اعظم دریاے اعظم یہان مراد ایک حصہ غزلیات یا اشعار سے ہے ساقی نامہ نام کتاب مخترع ایجاد کردہ شدہ اسم مفعول مصدر اختراع سے مخترع افکار دعاگو نفس راقم منتخب چیدہ شدہ غزلیات خیال رنگ بوسے غزلیات بیدل مراد ہین آمرزش بخشش و معافی

حاصل جو وہم اور خیال کہ اول فقرات مین پیدا ہوا تھا اوسکے دفع کرنے کیواسطے محیط اعظم ساقی نامہ کو جو کہ ان صفات سے موصوف ہے اپنی آمرزش کا ذریعہ جانکر اوس درگاہ مین کہ عذر اونکے قبول کنندہ ہے یعنی آپکی خدمت مین ارسال کیا امید ہے کہ باوصف قلت ادا کے حقوق نیاز کثرت عنایات سے ممتاز ہوجاوے۔ واسطے دفعیہ اور رفع کرنے اس بات کے جسکا ذکر اوپر ہوا اپنی تصنیفات سے کچھ منتخب اشعار آپکی خدمت مین بھیجے (پہلا فقرہ تکملہ) موصول مع کاف صلہ (درس) سے (نگرداند) تک صلہ ہوا صلہ و موصول ملکر مبتدا محیط اعظم سے فرستادہ تک ملکر خبر بہرحال خامکاری خیال بچختن باہم عالمے وارد و اگر نہ بہ ایست کہ تنہا مانده بیشہای

نارسا ازین عالم چہ می نگارد۔

الفاظ خام کاری خواہ باعتبار مضمون شاعری کے وہ کتاب ساقی نامہ مراد ہو یا یہ کہ ہمارے خیالات خام بھی ہوتے ہین اون مین ایک کیفیت ہے یعنی باوجود تقصیرات کے امید کی کیفیت باقی ہے۔ خیال پختن امید اور تصور کرنا پیدا است ظاہر ہے۔

حاصل بہر نوع ہمارے خیال کی خامکاری بھی ایک کیفیت رکھتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ میرے خیالات نارسا کا قلم کیا اس بارے مین لکھ سکتا ہے یعنی فقط اپنی خام خیالی ہے اور نہ بقول شخصے مصرع ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ جیسا کچھ میرے خیالات ہین وہ ظاہر ہین کہ ہیچ و لغو ہین کچھ حقیقت اونکی نہین ہے۔

حساب ہیچ کسے تا کجا توان دادن ؛ بقا کدام وجود ہستئے فنا ہم از ما

حاصل کمال مبالغہ و اغراق سے کہتا ہے کہ اسی نا لائقی و بیحقیقی کا حساب کہان ہو سکتا ہون میری بقا و ہستی کا کیا ذکر فنا بھی ہم سے نہین ہے یعنی بقا اور ہستی تو ایک طرف ہماری فنا کا وجود بھی ثابت نہین ہے۔

حصول سعادت این اشعار موقوف ورود دولتی ست کہ منظور نظر تواند گردانید و عروج رتبہ این افکار وابستہ زمان سعادتے کہ بقبول ضیا تواند رسانید

الفاظ عروج بلندی پر چڑھنا اور بلند ہونا ضیا شنیدن۔

حاصل ان اشعار یعنی ساقی نامہ کا حصول سعادت اوس دولت پر موقوف ہے کہ وہ اس کتاب کو منظور مطالعہ والا کر سکے اور ان افکار کا عروج رتبہ اوس وقت سعید سے متعلق ہے کہ آپکے سعادت تک پونہچا سکے یعنی اوسکی سعادت و عظمت آپکے مطالعہ و ملاحظہ پر موقوف و منحصر ہے۔

انہارا پیش از بخار نفسے چند تصویری تواند کرد کہ از محیط تخیل باجتماع کیفیات ذہنی صورت قطرہ بہم رسانیدہ اند و پس از گرد آوریہای غبار اوہام برائے خود شکل گوہری بر تراشیدہ

الفاظ بخار جمع اسکی ابخرہ اور بخارات ہے ہندی مین بھاپ کہتے ہین تخیل خیال کردن گرد آوری جمع کردن شکل تراشیدن صورتے قرار دادن۔

حاصل ان اشعار مذکورہ کو چند نفس و چند ساعت کے اوس بخار سے زیادہ تصور کرنا

جذبہ کشش قلبی لمعات لمعہ کی جمع ہی یعنی روشنی۔

حاصل باوجود ان سب خجالتون اور شرمندگیون کے مجھ ایسے خفتہ و بدنصیب کے لیے کمند عجز ایک ایسا وسیلہ اور ذریعہ ہی کہ اوسکے سبب سے آپکی کشش قلبی اور محبت دلی میری افسردگیون کو دور کرے اور میری شبنم خاک نشین کو آپکے انجمن خورشید حضور مین پہونچادے (شبنم خاک نشین ما را) سے خود بیدل مراد ہون خواہ انکا ساقی نامہ یعنی محیط اعظم مراد لیا جاوی یعنی وہ بسبب ناچیزی کے آپکے حضور کے قابل ہرگز نہین ہی ہان آپ اپنی عنایت توجہ سے اوسکو قبول کرین اور اوسکو نظر الطاف سے معزز فرمائین شبنم کا خاک نشین اور ناچیز ہونا اور آفتاب کی شعاع سے اوسکا منجذب ہوجانا ظاہر ہی۔ بعض متعلقین بانشان و تمکین (بچنین خفتہ امید) کی نون نافیہ سمجھتے ہین اور عبارت ماسبق (محیط اعظم راکہ ساقی نامہ ایست الخ) کی تصحیح (محیط اعظم راکہ ساقی نامہ ایست مختصر انکار دہا گویان سمجھے اور عبارت الخ بتاتے ہین نقش و سازی غبار آئینہ ترحم مباد و گستاخ بیانی جبین ابروی توجہ بینا ند۔

حاصل یہ دونون فقرے دعائیہ ہین اور اپنے کلام طویل کی معذرت۔ ای خدا یہ میرا کلام طویل میرے ممدوح کے آئینہ ترحم کو غبار آلود نکرے اور میری گستاخ بیانی میری ممدوح کی ابروی توجہ و عنایات پر شکن دکھلائے یعنی میرے ممدوح کا جوہر رحم بحال اور توجہ برقرار رہے اور میری تحریر طویل سے وہ ناخوش اور ناراض نہو۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ شرح رقعات بیدل جسے جناب مولوی حکیم شیخ عبد العزیز صاحب دریابادی اسسٹنٹ پروفیسر زبان عربی و فارسی کیننگ کالج لکھنو نے حسب اجازت مسٹر ایم جی ہوایٹ صاحب ایم اے پرنسپل کالج مذکور تحریر فرمایا حق تو یہ ہی کہ ایسے طلسم فریب کا اس آسانی سے حل کرنا جناب حکیم صاحب ہی کا کام تھا سخن شناس خوب جانتے ہین کہ یہ شرح کسقدر عجیب کی ہی اور کیسے کمال و تفنن کی جلوہ گری ہی حق تصنیف اسکا راقم کو جناب مصنف سے عنایت ہوا ہی کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین نسخہا سے مطلوب مطبع سے طلب کرلین

العبد
محمد شیخ بہادر مالک مطبع انوار محمدی لکھنو